www.KitaboSunnat.com

تربیتِ ذات

تألیف

فضیلۃ الشیخ: عبداللہ بن عبدالعزیز العیدان

مترجم

شمس الحق بن اشفاق اللہ

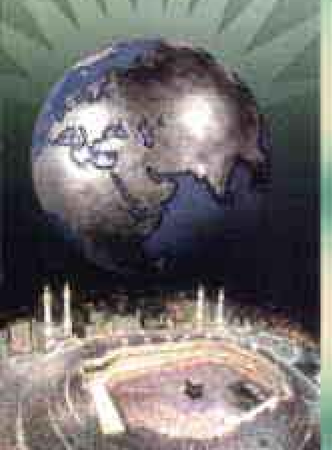

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ ذات

تألیف

فضیلۃ الشیخ: عبد اللہ بن عبد العزیز العیدان

مترجم

شمس الحق بن اشفاق اللہ

المَكتَب التعَاوني للدّعوَة وَالإرشَاد وَتوعِية الجَاليَات بِالشّفا

الرياض ١١٤١٨ ص.ب ٣١٧١٧ هاتف: ٤٢٠٠٦٢٠ ناسوخ ٤٢٢١٩٠٦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح دار الورقات العلمية للنشر والتوزيع، ١٤٢٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العيدان، عبدالله بن عبدالعزيز

التربية الذاتية معالم وتوجيهات أردو. / عبدالله بن عبدالعزيز العيدان؛ شمس الحق ابن اشفاق الله.- الرياض، ١٤٢٧هـ

٨٨ ص؛ ١٢ × ١٧سم

ردمك: ٨-٥-٩٨٠٧-٩٩٦٠

١- التربية الإسلامية ٢- التعليم الذاتي

أ- ابن اشفاق الله، شمس الحق (مترجم) ب- العنوان

ديوي ٣٧٧,١ ١٤٢٧/٥٩١٣

رقم الإيداع: ١٤٢٧/٥٩١٣

ردمك: ٨-٥-٩٨٠٧-٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى ١٤٢٧هـ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ:

مسلمان بھائیو اور بہنو!

جب اللہ تعالی نے ہمیں اسلام جیسی بہترین نعمت عطا کی ہے...

اور ہمیں کروڑوں لوگوں میں مسلمان بنایا...

تو کیا ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ ہم صرف ارکان اسلام واعمال اور فرائض ہی کو ادا کریں؟ یا یہ مناسب ہوگا کہ ہم اپنا علمی، ایمانی اور اخلاقی معیار بلند کریں۔

پھر ہماری زندگی میں ان مختلف گوشوں کے معیار کی بلندی کا ذمہ دار کون ہے؟

کیا والدین ہیں، یا دوست واحباب، خاندان ہے یا میڈیا؟

یا انسان بذات خود اس کا ذمہ دار ہے؟

پھر اس تربیت کے کتنے پہلو اور اقسام ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا و آخرت میں اس کے کیا اثرات اور نتائج مرتب ہو سکتے ہیں؟

ایسے بے شمار سوالات ہیں جن کا جواب - ان شاء اللہ - آئندہ آنے والی سطروں میں آپ پائیں گے۔

مؤلف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ ذات کا مطلب

کوئی سائل یہ پوچھ سکتا ہے کہ تربیتِ ذات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ تربیتِ ذات ان مختلف تربیتی طریقوں کا نام ہے جن سے مسلمان مرد۔ عورت۔اپنی ذات کو علمی، ایمانی، اخلاقی اور سماجی حیثیت سے اسلامی شخصیت بنانے میں مستفید ہو سکتا ہے اور بشری کمال کے مراتب طے کر سکتا ہے، بلفظ دیگر: انسان کا مختلف طریقوں سے زندگی کے تمام گوشوں میں خود اپنی تربیت کرنا۔

اس معنی کے اعتبار سے یہ اس اجتماعی یا عام تربیتی کاموں کے بالمقابل ہے جسے لوگ دوسروں کے ساتھ مل کر انجام دیتے ہیں، یا ان کے ساتھ وہ خود تربیت پاتا ہے، جیسے مسجد، خاندان، مدرسہ، ذرائع ابلاغ، رفاقت سفر، زیارتیں نیز دیگر متعدد سرگرمیاں اور پروگرام۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ ذات کی اہمیت

تربیتِ ذات کے اسالیب اور مسلمان کے لئے دنیا و آخرت میں اس کے اثرات کی وضاحت سے پہلے اس کی اہمیت اور ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے اس کی ضرورت واضح کر دینا ضروری ہے تاکہ اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کی حفاظت کرنے میں ہمارے لئے مہمیز ثابت ہو، خاص کر دور حاضر میں۔

۱- خود اپنی حفاظت غیروں کی حفاظت سے مقدم ہے:

مسلمان کا اپنی تربیت کرنا حقیقت میں اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور جہنم سے ڈھال ہے، اور بلاشبہ خود اپنا بچاؤ دوسروں کے بچانے پر ٹھیک اسی طرح مقدم ہے جیسے کہ خدانخواستہ اگر کسی کے اپنے گھر میں یا کسی دوسری جگہ آگ لگ جائے تو سب سے پہلے آدمی خود اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے، پھر دوسروں کی، اسی حقیقت کی تاکید اللہ تعالی کر رہا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ التحریم: ٦۔

(اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر)

علامہ ابن سعدی رحمہ اللہ نفس کو بچانے کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ: ”نفس کو اللہ کے اوامر کی بجا آوری، اور اس کے منہیات سے اجتناب کا پابند بنانا، اللہ کو ناراض کرنے والی اور جہنم واجب کرنے والی چیزوں سے توبہ کرنا“(۱) یہی ذاتی تربیت کے معنی اور اس کی غرض وغایت ہے۔

۲-اگر آپ بذات خود اپنی تربیت نہیں کریں گے تو دوسرا کون کرے گا:

جب انسان پندرہ، بیس، تیس یا اس سے زیادہ عمر کا ہو جائے تو اس کی تربیت کون کرتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اپنی تربیت خود نہیں کرے گا تو کوئی بھی اس کی تربیت ہرگز نہیں کر سکتا، اور نہ ہی کوئی چیز اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے، کیونکہ والدین خصوصاً اور سارے لوگ عموماً یہ سوچتے ہیں کہ وہ عمر دراز ہو چکا ہے اور اپنی مصلحت خود بہتر سمجھتا ہے، یا ان کے ذاتی دنیاوی مسائل انہیں اس سے غافل کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے (اگر وہ خود اپنی تربیت نہ کرے) تو اطاعت وفرمانبرداری کے مواقع ضائع ہو جاتے ہیں، وقت گزرتا جاتا ہے، عمر ڈھلتی جاتی ہے اور وہ اپنی کوتاہیوں کا تدارک نہیں کر پاتا، یا اپنی گمشدہ بشری کمال کے لئے کوشش نہیں کر پاتا، نتیجہ یہ ہوگا کہ موت کے وقت اور قیامت

---

(۱) تیسیر الکریم الرحمٰن في تفسیر کلام المنان / عبد الرحمٰن بن سعدی ص ۸۰۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روز افسوس کرے گا: ﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ التغابن:۹۔

(جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا)

۳-حساب تنہا ہوگا:

چونکہ بروز قیامت اللہ تعالی اپنے بندوں کا فرداً فرداً حساب لے گا اجتماعی نہیں، یعنی ہر شخص اپنا اور اپنے اچھے برے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا اور تن تنہا اس کا محاسبہ ہوگا خواہ کتنا بھی دعوی کرے کہ دوسرے لوگ بھی اسے گمراہی میں ڈالنے اور اس کی کوتاہی ولاپرواہی اور اس کے انحراف کے سبب تھے، اس لئے اس کے سمجھنے کے مطابق ان کا محاسبہ بھی اسی کے ساتھ ہونا چاہئے اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْداً﴾ مریم:۹۵۔

(یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکیلے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں)

نیز اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَه يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُوراً ☆ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسِيباً﴾الاسراء:۱۳،۱۴۔

(ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا، لے خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے، آج تو تو خود ہی حساب لینے کو کافی ہے)

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَا مِنْكُم مِن أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ رَبُّهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ"(۱)

(تم میں سے ہر ایک سے اس کا رب ڈائرکٹ گفتگو کرے گا، اس کے اور اللہ تعالی کے درمیان کوئی مترجم نہیں ہوگا)۔

چنانچہ جس شخص نے اپنی حقیقی تربیت کی انشاءاللہ اس پر حساب آسان ہو جائے گا اور اللہ کی رحمت سے عذاب سے چھٹکارا پا جائے گا۔

۴-انسان خود کو بدلنے پر زیادہ قادر ہے:

کوئی بھی انسان عیب و کوتاہی اور گناہ و خطا میں واقع ہونے سے محفوظ نہیں خواہ کم ہو یا زیادہ، اور جب معاملہ اس قدر یقینی ہے تو ابتداء ہی سے اس کے مضبوط ہونے سے پہلے اس کا علاج ضروری ہے، انسان اپنی غلطیوں اور عیوب

---

(۱) بخاری ومسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مکمل اور دائمی تصحیح اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کہ تربیتِ ذات پر عمل پیرا ہو کر اس مشکل کو حل نہیں کرے گا کیونکہ وہ خود کو بہتر جانتا ہے اور اس کے اسرار و رموز کی اسے زیادہ معرفت ہے اور اگر وہ اپنی تربیت کرنا چاہے تو خود کو عمدہ اخلاق اور خاص متعینہ نہج پر چلانے کی دوسروں سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

۵-تربیتِ ذات ثبات قدمی واستقامت کا ذریعہ ہے:

تربیتِ ذات بحکم الٰہی مسلمان کے لئے تادم حیات ایمان وہدایت پر ثابت قدم رہنے کا اولین سبب ہے اور ان فتنوں اور فسادوں سے مقابلہ کرنے کا پہلا دفاعی قدم ہے جو دور حاضر میں مسلمانوں کی بیخ کنی کر رہے ہیں اور اسے صراط مستقیم سے مائل ومنحرف کرنے اور اس میں کمزوری وسستی ڈالنے یا مستقبل کا خوف دلانے یا موجودہ تباہی میں پڑنے سے سخت بہلاوا دے رہے ہیں، اور تربیتِ ذات کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کی جڑیں جس قدر زمین میں پھیلی ہوں گی طوفانوں اور ہواؤں کے سامنے اتنا ہی وہ ثابت اور جما رہے گا۔

۶-تربیتِ ذات دعوت میں انتہائی کارگر ہوتی ہے:

دراصل ہر مسلمان مرد وعورت کو اپنے علم واستطاعت کے مطابق اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب دعوت دینے والا، مصلح ومعلم اور رہنما ومربی ہونا چاہئے، اور خاص وعام کے درمیان مقبول ہونے اور ان کی زندگی میں تبدیلی واصلاح لانے کے لئے قوی توشہ اور عظیم موثر کی ضرورت پڑتی ہے، لوگوں کو دعوت دینے اور ان میں مقبولیت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ انسان بہترین نمونہ اور اپنے ایمان وعلم اور اخلاق میں ممتاز آئیڈیل ہو، لوگوں میں یہ مثالی نمونہ اور قوی تاثیر صرف خطبوں اور تقریروں کی کثرت سے نہیں ہوتی، بلکہ صحیح تربیتِ ذات ہی داعی کے اندر یہ تاثیر پیدا کرتی ہے۔

۷- معاشرہ کی اصلاح کا صحیح طریقہ:

کیا کوئی بھی ایسا مسلمان ہوگا جو امت مسلمہ کے مختلف گوشوں میں برے حال کا المیہ بیان نہ کرتا ہو، خواہ دینی ناحیہ ہو یا اقتصادی، سیاسی ہو یا ابلاغی واجتماعی وغیرہ۔

جواب: نہیں ایسا کوئی نہیں۔

لیکن اس تلخ حقیقت کی اصلاح کا کیا راستہ ہے؟ جس سے آج امت مسلمہ دوچار ہے اور علاج کی خاطر صحیح ڈگر پر چلنے کا کون سا صحیح طریقہ ہے؟

کیا صرف شکوہ وشکایت اور لاحول پڑھنا کافی ہوگا؟ یا کہ مختصراً دیگر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوششوں اور ذرائع کو نظر انداز کیئے بغیر اس کی ابتدا اپنی ذاتی تربیت سے کرے، چنانچہ جب کوئی شخص خواہ مرد ہو یا عورت اپنی ذات کے ساتھ بہترین طریقے اور مکمل شمولیت و توازن کے ساتھ اس پر عمل کرے گا تو اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور افراد کی اصلاح ہو گی تو بحکم الٰہی خاندان بھی درست ہو جائے گا، پھر پورا معاشرہ سدھر جائے گا اور اس طرح دھیرے دھیرے امت کے سارے حالات درست ہو جائیں گے۔

۸-ذاتی تربیت کا امتیاز:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تربیت کی اہمیت اس کی بجا آوری میں سہولت اور اس کے اسالیب میں تنوع میں نظر آتی ہے، یہ ہر وقت ہر حال اور ہر جگہ مسلمان کے ساتھ پائی جاتی ہے جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ہو گی اس کے برعکس عام تربیت کے معین اوقات اور خاص جگہیں ہوتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت سے لاپرواہی کے اسباب

مذکورہ بالا چیزیں ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ذاتی تربیت کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں اس کے برخلاف ہمیں اکثر مسلمانوں میں ان کی روزمرہ کی زندگی کے مختلف گوشوں میں تربیت سے واضح غفلت نظر آتی ہے، اس کے لئے پوری توجہ اور صحیح اہتمام مفقود معلوم ہوتا ہے، اگر ہم اس سستی وغفلت کے اسباب تلاش کریں تو اس کے مندرجہ ذیل چند اسباب نظر آئیں گے۔

۱- علم ومعرفت کی کمی:

ذاتی تربیت پر ابھارنے اور اسکی جانب دعوت دینے والے قرآن وحدیث میں ثابت شدہ نصوص سے اکثر مسلمانوں کی جہالت، اعمال صالحہ کے فضائل اور اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کی معرفت میں کمی، اسی طرح دنیاو آخرت کی زندگی پر اس کے اچھے اثرات کی بے پرواہی اور دوسری جانب اس شیطان کی دشمنی سے نادانی جو ہر طریقہ واسلوب سے انہیں تمام بھلائیوں سے روکتا ہے، یہ سب اپنے نفس کی تربیت اور مطلوبہ اصلاح سے سستی برتنے کے اسباب ہیں۔

۲- غرض وغایت کی غیر یقینی صورت حال:

مسلمان کے نفس کی تربیت پر جو چیز معاون ہوتی ہے وہ اس زندگی کا واضح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد اور اس کے وجود کی غایت ہے، کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت، اس کے راستے میں جہاد اور اس کی جانب دعوت دینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، تاکہ آخرت میں اس جنت کی کامیابی سے ہمکنار ہو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے بلکہ فردوس اعلی پر فائز ہو، اور دنیا میں دلی سعادت اور نفسی اطمینان سے ہمکنار ہو...... لیکن جو شخص بغیر غرض وغایت زندگی گزارتا ہے یا اس کا مقصد پوشیدہ ہوتا ہے تو وہ حیرت وغفلت اور اندھیرے میں بھٹکتا رہتا ہے جیسا کہ آج کل اکثر مسلمانوں کا حال ہے، دنیا اور اس کی لذتیں، اس کی آرام وآشائش ہی اس کا مقصد اور اس کے علم کی انتہا ہوتی ہیں، پھر کیسے وہ اپنے نفس کی تربیت کے بارے میں سوچ سکتا اور کوشش کر سکتا ہے، یا اس تربیت کے سلسلے میں پیش آمدہ تکلیفوں اور پریشانیوں پر کیسے صبر کر سکتا اور کیسے مداومت برت سکتا ہے۔

۳- دنیا سے لگاؤ:

شاید ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو اس زندگی کا حقیقی مقصد سمجھتے ہوئے، اس کی فضیلتیں نیز اجر وثواب جانتے ہوئے بھی ان کا دنیا سے قلبی وجسمانی لگاؤ تربیت سے مانع ہوتا ہے، اور اسی میں اپنی ساری کوشش، وقت، اور سوچ وفکر صرف کئے رہتا ہے، اور اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ذاتی تربیت پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کرنے سے معذور سمجھتا ہے، اس وجہ سے کہ وہ بزعم خود ایسی چیز میں مشغول ہے جو اہم اور اولی ہے یعنی روزی کی تلاش، خود اپنے اور اپنے بال بچوں کے مستقبل کی ضمانت یا مال اور اس کے فائدہ کی کثرت کی محبت، یا لہو ولعب میں مشغولیت وغیرہ۔

۴-تربیت کا غلط مفہوم:

حقیقی تربیت کا معنی، اس کے وسائل اور اس کے مقاصد کا غلط مفہوم بعض مسلمانوں کو اپنے نفس کے ساتھ اہتمام کرنے اور اسے تربیت دینے میں آڑے آجاتا ہے، اس لئے کہ اس کا اپنانا زندگی اور معاشرہ سے علیحدگی کا سبب سمجھتا ہے، یا کہ اس میں کافی وقت اور کوشش درکار ہوتی ہے، اور زندگی کی بنیادی ضروریات سے ٹکراتا ہے یا اسے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے، کیونکہ الحمد للہ وہ مسلمان ہے اور اہم دینی واجبات ادا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے دوسری غیر ضروری عبادتوں واطاعتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

۵-صاف ستھرے تربیتی مراکز کی کمی:

جس ماحول میں انسان رہتا ہے اس کا اس کی زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے خواہ مثبت ہو یا منفی، مثال کے طور پر: گھر، راستہ، دوست، مدرسہ، بازار، فلمیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسٹیں، کتابیں وغیرہ سب انسانی خیالات اس کے اہتمام و کیریکٹر پر بیحد موثر ہوتی ہیں اگر تربیتی مراکز (خصوصاً گھر) نیکی اور اللہ کی ہدایت سے بہرہ ور ہیں تو انسان کے استقامت اور نفس کی تربیت وطہارت پر مددگار ہوتے ہیں اور ان مراکز کے وجود کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے، لیکن اگر اس کے برعکس ہوں تو ذلت و پستی کے اسباب بن کر رہ جاتے ہیں، اور ترقی، اصلاح اور تبدیلی میں آڑے آتے ہیں۔ اگر آج ہم ان تربیتی مراکز پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں یہ نظر آئے گا کہ وہ اپنی برائی وانحراف، یا کمزوری اور گھٹیا پن کی وجہ سے اس معیار پر نہیں ہیں جو تربیت واستقامت کے لئے معاون ہوں۔

۶- مربیوں کی قلت:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں، بچپن سے بلوغت اور بڑھاپے، بلکہ موت تک ارشاد وتربیت اور تعلیم کا حاجتمند ہوتا ہے یہ بات درست نہیں کہ تربیت صرف بچوں یا نوجوانوں کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ یہ تربیت وارشاد کسی خاص طرز یا محدود اسلوب کے ساتھ مقید نہیں، بلکہ عمر، وقت اور حالات کے اعتبار سے اس کے اسالیب اور طریقے بدلتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ بات ہمیں معلوم ہوگئی کہ مربی اول والد ہیں اور دوسرے مربی استاذ ہیں، مگر آج ہمارے معاشرے میں چند اسباب کی وجہ سے ان دونوں کے رولس تقریباً ناپید ہونے کے برابر ہیں، ساتھ ہی ساتھ خیر خواہ دوست اور مرشد بھائی کی قلت ہے تو اس وقت ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہر مسلمان مرد وعورت بذات خود ہی اپنی رہنمائی کرے اور اسی طرح والدین، معلم، دوست اور دوسرے مربی حضرات جو اپنے تربیتی واجبات اور برادرانہ سلوک میں کمزور ہوگئے ہیں ان کی متروکہ ذمہ داریاں سنبھال لے۔

۷-درازیٔ آرزو:

بہت سارے مسلمانوں کے دلوں میں یہ دائمی مرض سرایت کر چکا ہے اور انہیں نفس کی تربیت کرنے، اسے پاک کرنے اور ہر قسم کی اطاعت وعمل صالح کرنے میں تردد میں ڈالتا ہے، یا اس شیطانی احساس کی وجہ سے تربیت سے رک ہی جاتا ہے جو اس سے کسی بھی کار خیر کا ارادہ کرتے وقت کہتا ہے کہ نفس کو تربیت دینے اور اللہ کی اطاعت پر استقامت میں جلدی کیوں ہے؟ ابھی عمر بہت ہے، تھوڑا انتظار کرو یہاں تک کہ آئندہ مناسب وقت اور ہر طرح کے کام کاج سے فراغت مل جائے، تاکہ تمہیں نفس کی تربیت کے لئے پوری قوت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مناسب فرصت میسر ہو جائے گی، اس طرح ہمیشہ اور ہر وقت یہ خطرناک احساس اسے گھیرے رہتا ہے اور اس کی عمر گزرتی رہتی ہے، اس کی زندگی کے بیشمار سال گزر جاتے ہیں اور وہ اپنے نفس کی تربیت و اصلاح میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا پاتا۔

۸- سستی و آرام طلبی:

بہت سارے مسلمان اپنے حالات کی اصلاح کے متمنی ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی سیدھی راہ پر آجائے اور ایمان و تقوی، صلاح واستقامت کے اعتبار سے بہترین لوگوں میں ان کا شمار ہو، لیکن اس سے رکاوٹ اور محرومی کا سبب وہ چیز بنتی ہے جو آج کل اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ ہے ان کی سستی و کاہلی، آرام پرستی کی عادت، اور نفس سے جہاد نیز رب سے ملاقات کرنے پر فلاح و بھلائی سے ہمکنار ہونے والے امور سے بے رغبتی، اسی آفت کی وجہ سے کتنے افضل اوقات اور قیمتی ساعتیں، اور نیک اعمال اس سے ضائع ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کا نفس کمزور ہے اور شیطان اس پر غالب آچکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ ذات کے طریقے

اللہ تعالیٰ کی ہم پر فضل ورحمت ہے کہ اس نے اپنی خوشنودی، محبت وجنت کے حصول کے لئے بے شمار دروازے اور مختلف راستے ہموار کر دیئے خصوصاً جن کا تعلق مسلمان کا اپنی ذاتی تربیت سے ہے تاکہ ہر مسلمان مرد وعورت حسب استطاعت ان دروازوں اور راستوں کا حصول کرے اور ان کے ارادے بلند ہوں۔

ذاتی تربیت کے بہت سارے طریقے ہیں، چند درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ: محاسبہ

محمد غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر انسان اپنی زندگی میں بغیر کسی رکاوٹ ومراقب کے اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے کرے تو وہ اپنی زندگی یونہی بکھیر کر رکھ دے گا جیسے کوئی جاہل اپنے مال بکھیر کر رکھ دیتا ہے، تو کیا حال ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگراں متعین ہیں جو ہر چھوٹی بڑی چیز کو لکھتے ہیں اور ذرہ برابر چیز کو بھی نوٹ کرتے رہتے ہیں"(۱)۔

اور جب معاملہ اس کے برعکس ہے تو مسلمان کی عقلمندی اور حکمت یہی

(۱) جدد حیاتک / لمحمد الغزالي ۲۲۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونی چاہئے کہ اگر وہ اپنی تربیت کا پختہ ارادہ رکھتا ہے تو سب سے پہلے اپنے اچھے وبرے اعمال کا محاسبہ کرے اور یہ واضح کرلے کہ اس کے پاس کتنی نیکیاں اور کتنی برائیاں ہیں تاکہ اچانک بروز قیامت غیر متوقع چیز کا سامنا نہ کرنا پڑے، حالانکہ وہ اس گمان میں تھا کہ وہ راہ راست پر اور نیک وکاروں اور متقیوں میں سے ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ الحشر: ۱۸۔

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ لے کہ کل قیامت کے واسطے اس نے کیا بھیجا ہے)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حساب لئے جانے سے پہلے اپنے نفسوں کا محاسبہ کرلو اور یہ دیکھ لو کہ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے پیشی کے لئے کتنے نیک اعمال کا ذخیرہ کیا ہے اور یہ بات جان رکھو کہ وہ تمہارے تمام اعمال واحوال کو جاننے والا ہے اس پر تمہاری کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے"(۱)۔

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے فرمایا: "الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ

(۱) تفسیر ابن کثیر ۴/ ۳۶۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَوتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أتبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ الأَمَانِي"(۱)

(چالاک وہ ہے جس نے اپنے نفس پر قابو رکھا اور موت کے بعد کے لئے عمل کیا اور عاجز وہ ہے جس نے اپنی خواہشات نفس کی پیروی کی اور اللہ سے مختلف قسم کی آرزوئیں لگائے رہا)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی مشہور حکمت کی باتوں میں فرماتے ہیں: "حساب لئے جانے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کر لو اور اعمال کے وزن سے پہلے اپنے نفس کو تول لو، آج تمہارا اپنا محاسبہ کر لینا کل کے حساب کے لئے آسانی کا ذریعہ ہوگا، اور عظیم پیشی کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو، جس دن تم پیش کئے جاؤ گے اور اس دن تمہاری کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہے گی"(۲)۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بندہ اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کا نفس اسے نصیحت کرتا ہے اور محاسبہ اس کا ارادہ رہتا ہے"۔

ابن قیم رحمہ اللہ اس پہلو کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مکلّف بندہ کے لئے سب سے نقصان دہ چیز غفلت اور عدم محاسبہ ہے، بے لگامی، اور

(۱) ترمذی (۲۴۵۹)۔

(۲) اسے امام احمد نے اپنی کتاب "الزھد" میں روایت کیا ہے ص ۱۷۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں سستی اور بد نظامی و بے راہ روی ہے۔ یہ اسے ہلاکت کی جانب لے جاتی ہے، یہی حال فریب خوردہ لوگوں کا ہوتا ہے کہ وہ انجام سے آنکھیں بند کئے رہتا ہے اسی حال میں لاپرواہ ہو کر چلتا رہتا ہے، اور معافی پر بھروسہ رکھتا ہے چنانچہ اپنے نفس کے محاسبہ اور انجام سے غفلت برتتا ہے اور جب ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے گناہوں میں پڑنا آسان ہو جاتا ہے اور وہ ان سے مانوس ہو جاتا ہے ان کا چھوڑنا اس کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے(1)۔

تربیت نفس میں محاسبہ کی اہمیت کے پیش نظر چند امور کی جانب تنبیہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے:

۱- مکرر محاسبہ کی ضرورت:

سنجیدہ مسلمان اپنے نفس کی تربیت کی خاطر وقتاً فوقتاً محاسبہ کی کوشش کرتا رہتا ہے اپنی زندگی کے ہر پہلو کی تفتیش کرتا ہے تاکہ یہ دیکھے کہ وہ کون کون سے درست افکار کا حامل ہے جن کو وہ مضبوطی سے تھامے رہے اور ترقی دے، اور کون سے اچھے اعمال ہیں جنہیں لازم پکڑے اور ان پر مداومت برتے، اور کون سے علمی و عملی گناہ اور کوتاہ پہلو ہیں جن سے اجتناب کرے۔

---

(1) اغاثۃ اللھفان ۱/ ۸۷ و ۱۳۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن قیم رحمہ اللہ محاسبہ کا ایک واضح طریقہ بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں: "سب سے کارگر چیز یہ ہے کہ آدمی سوتے وقت ایک گھڑی بیٹھ جائے اور اس دن کے گھاٹے اور فائدہ کا محاسبہ کر لے، پھر اپنے اور اللہ کے درمیان خالص توبہ کی تجدید کرے، اور اسی توبہ پر سو جائے اور یہ عزم کر لے کہ بیدار ہونے کے بعد وہ گناہ نہیں کرے گا، اسی طرح ہر رات کرتا رہے، اب اگر اسی رات مر گیا تو توبہ پر مرے گا، اور اگر بیدار ہوا تو نئے عمل کے لئے بیدار ہوگا اور اپنی موت کے متاخر ہونے پر خوش ہوگا، اس طرح وہ اپنے رب سے ملے گا اور فوت شدہ چیزوں کی تلافی کر لے گا"(۱)۔

۲-اہم اقدامات:

سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا جس چیز پر محاسبہ کرے وہ ہے: اپنے عقیدہ کی صحت وسلامتی، شرک کی تمام قسموں سے حفاظت، خاص طور سے شرک اصغر اور شرک خفی جس سے اکثر غفلت ہو جاتی ہے، نیز دیگر عقائد واعمال جو توحید کے منافی یا اسے کمزور کرنے والے ہیں، پھر واجبات پر عمل کرنے، پنج وقتہ باجماعت نماز کی ادائیگی، والدین کے ساتھ اچھا سلوک، صلہ

(۱) الروح / ابن القیم ص ۷۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمی، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے، تمام چھوٹے بڑے حرام اور منکر کاموں سے اجتناب کرنے، پھر سنتوں اور اطاعتوں پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں محاسبہ کرے گا۔

۳- محاسبہ کی قسمیں:

بقول امام ابن قیم رحمہ اللہ محاسبہ کی دو قسمیں ہیں: ایک عمل سے پہلے دوسری اس کے بعد:

پہلی قسم: کسی کام کا قصد وارادہ کرتے وقت ٹھہر کر محاسبہ کرے اور عمل کرنے میں جلدی نہ کرے، یہاں تک کہ اس کے چھوڑنے پر بجا آوری کا پہلو غالب آجائے۔

دوسری قسم: عمل کرنے کے بعد نفس کا محاسبہ کرنا۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

۱- اطاعت وفرمانبرداری پر نفس کا محاسبہ جس میں اللہ کے حق میں کوتاہی کی ہے اور اسے مناسب طریقہ سے ادا نہیں کیا ہے۔

۲- ہر اس کام پر اپنے نفس کا محاسبہ کرے جس کا چھوڑ دینا اس کے کرنے

(۱) اغاثۃ اللھفان / لابن القیم ۱/ ۱۳۴، ۱۳۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر تھا۔

۳- ہر مباح وعام کام پر اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ کس لئے کیا ہے؟ کیا اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے کیا؟ یا اس کا ارادہ دنیا تھا؟(۱)

۴- وقت کا محاسبہ:

محاسبہ کی قسموں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان وقت سے استفادہ کے لئے اپنے نفس کا محاسبہ کرے جو اس کی عمر اور اصل سرمایہ ہے، کیا اس نے اسے بھلائی، نیک کام اور مسلمانوں کے فائدے میں صرف کیا ہے، یا اس کے برعکس خطاؤں اور گناہوں نیز لہو ولعب اور غفلت میں گزار دیا ہے؟ اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: وَمِنْهَا: عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ...''(۱)

(بندہ کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹ سکتے جب تک کہ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے) اسی میں سے (اس کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں گزارا اور اس کی جوانی کے بارے میں کہ کہاں صرف کیا)

اسلاف کرام رضی اللہ عنہم اپنے اوقات کے لئے بیحد حریص ہوتے تھے

(۱) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ سب سے زیادہ اس کی قیمت سمجھتے تھے۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے ایسی قوموں سے ملاقات کی ہے جو اپنے وقت کے لئے تمہارے دینار و درہم سے زیادہ حریص تھے''(۱)۔

۵- حساب اکبر کی یاد:

مسلمان کے محاسبہ کے لئے جو چیز معاون ہے وہ اس بات سے آگاہی کہ اللہ تعالی بروز قیامت بندوں کا انتہائی دقیق حساب لے گا اور کی ہوئی تمام نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں سوال کرے گا، اس دن انسان دیکھے گا کہ اس کے تمام اعمال شمار کر کے رکھے گئے ہیں کوئی چیز بھی اس میں سے فوت نہیں ہے خواہ رائی کے برابر ہی کیوں نہ ہو(۲)۔

حسن بصری رحمہ اللہ اسی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''مومن بندہ اپنے نفس کا نگراں ہے، اللہ کے لئے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، کچھ لوگوں کے لئے بروز قیامت حساب ہلکا ہوگا، کیونکہ انہوں نے اپنے نفس کا محاسبہ دنیا ہی میں کر لیا ہوگا، اس کے برعکس کچھ دوسرے لوگوں کے لئے حساب سخت ہوگا کیونکہ

---

(۱) الوقت / یوسف القرضاوی ص ۱۲۔

(۲) منهج المسلم في تزكية النفس / د. أنس أحمد كرزون ۱/ ۳۴۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنا محاسبہ ترک کر دیا تھا"(۱)۔

دوسرا طریقہ: تمام گناہوں سے توبہ:

علماء کا خیال ہے کہ: نظری محاسبہ اور انسان کی اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معرفت کے بعد عملی جامہ پہنانے سے پہلے ترک کرنے کا دور آتا ہے، تمام گناہوں، عیوب اور فکری و عملی اور اخلاقی کوتاہیوں سے توبہ کرے اور مسلمان اللہ کی قربت و رضا کی ضرورت محسوس کرے، اور یہ بات تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو چھوڑے بغیر نہیں آسکتی۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "گناہوں سے فوراً توبہ کرنا واجب ہے اسے موخر کرنا جائز نہیں، چنانچہ جب بھی بندہ تاخیر کرے گا تو اللہ کی نافرمانی کرے گا اور جب گناہ سے توبہ کرلے تو اس پر دوسری توبہ باقی رہ جاتی ہے اور وہ توبہ میں تاخیر کی توبہ ہے!! یہ بات توبہ کرنے والوں کے دلوں میں کم آتی ہے اس سے صرف عام توبہ ہی نجات دے سکتی ہے جو تمام معلوم اور غیر معلوم گناہوں سے کی جائے"(۲)۔

---

(۱) ادب النفوس / للإمام أبي بکر الآجری ص ۲۸۔

(۲) مدارج السالکین / لابن القیم ۱/ ۲۷۲-۲۷۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح گنہگار توبہ کرنے اور اللہ کی جانب رجوع کرنے کا محتاج ہے بالکل اسی طرح اطاعت گزار اور بااستقامت لوگ بھی اس کے ضرورتمند ہیں...... اب اگر کوئی یہ گمان کر بیٹھتا ہے کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں جس کے لئے وہ توبہ کرے، یا وہ خود کو توبہ سے بے نیاز سمجھتا ہے وہ لغزش کھا گیا اور غرور و تکبر میں پڑ گیا، اور وہ اس بیجا خود اعتمادی کے جال میں پھنس گیا جسے اس کے دشمن شیطان نے بچھایا ہے تاکہ وہ اس بڑی قلبی معصیت کے بعد بڑی کوتاہیوں اور بے شمار گناہوں میں پھنستا اور لڑھکتا چلا جائے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ اسی سلسلے میں فرماتے ہیں: ''بندہ ہمیشہ اللہ کی نعمت میں رہتا ہے جس میں اس کے لئے شکر کی ضرورت ہے اور ایسے گناہ میں ہوتا ہے جس میں مغفرت طلبی کا محتاج ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں بندے کے ساتھ ہمیشہ لازم ہوتی ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ اللہ کی نعمتوں سے بہرہ ور رہتا ہے اور ہمیشہ توبہ واستغفار کا محتاج رہتا ہے اسی وجہ سے تمام انسانوں کے سردار امام المتقین محمد ﷺ ہر حال میں اللہ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے(۱)۔

یہیں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گناہ اور معاصی اللہ سے قلبی لگاؤ کے

---

(۱) مجموع الفتاوی / لابن تیمیہ ۱۰/۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم کرنے، اسے کمزور کرنے، بھلے اور نیک عمل کی خواہش کمزور کرنے، اس کی بجا آوری اور اس پر مداومت سے محرومی کے عظیم اسباب میں سے ہیں جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ہم گناہوں میں ڈوبے ہوئے مسلمان کو اپنے نفس کی کامل ایمانی اور علمی تربیت میں کمزور پاتے ہیں بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس کے بارے میں وہ سرے سے غور و فکر ہی نہیں کرتا ہے حالانکہ وہ اس کا سخت ضرور تمند ہے۔

اللہ تعالی توبہ پر ابھارتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصُوحاً﴾ التحریم:۸۔

(اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: " إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يبسط يَدَهُ بِاللَّيلِ لِيَتُوبَ مسيءُ النَّهَارِ وَيبسطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيلِ حَتَّى تَطلُعَ الشَّمسُ مِن مَغرِبِهَا"(1)۔

(اللہ تعالی رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں برائی کرنے والے کی توبہ قبول کرلے اور اپنا ہاتھ دن میں پھیلاتا ہے تاکہ رات میں برائی کرنے والے کی توبہ قبول کرلے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہونے لگے)۔

---

(1) مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "وَإِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةً"(۱) (بیشک میں اللہ کی بارگاہ میں ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں)۔

اور ایک روایت میں ہے: "أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً"(۲) ستر بار سے زیادہ۔

نفس میں اس وسیلہ کی تربیتی تاثیر پیدا کرنے کے لئے ہم بعض توجیہات کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

۱- گناہوں کی حقیقت:

آج کل بہت سے مسلمانوں کے ذہن میں جو غلط مفہوم پیدا ہو گیا ہے اس کی تصحیح کرنا بہت ہی ضروری ہے وہ یہ کہ گناہ صرف برائیوں کے ارتکاب کا نام ہے جیسے چوری، زنا، اور چغلخوری وغیرہ، یہ مفہوم سراسر غلط ہے، کیونکہ شرعی واجبات کو نہ ادا کرنا، یا اس میں کوتاہی کرنا اور کامل طور پر نہ ادا کرنا یہ بھی گناہ ہے، مثلاً نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنے میں کوتاہی کرنا یا باجماعت ادا کرنے میں سستی کرنا یا اس کے اندر خشوع وخضوع کی قلت یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ نہ انجام دینا یا دعوت الی اللہ میں لاپرواہی برتنا، یا مسلمانوں کے معاملات وحالات سے بے توجہی برتنا اسی طرح کے دیگر واجبات وفرائض ج

---

(۱) مسلم (۲) بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثر بیشتر فراموش کر دیے جاتے ہیں۔

اسی طرح دل سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے گناہ جو ظاہری اعمال سے یادہ سخت ہیں مثلاً حسد، گھمنڈ، خود فریبی، عملی غرور یہ ساری چیزیں سچے اور پر خلوص توبہ کی محتاج ہیں۔

۲- توبہ کی شرطیں:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ خالص توبہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: "خالص پختہ توبہ جو سابقہ تمام برائیوں کو مٹادے اور جو برے کام کر رہا تھا اس سے سے روک دے، یہ ہے کہ اس گناہ کو ترک کر دے، ماضی میں جو کچھ ہو چکا اس پر شرمندہ ہو اور اسے آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرے"

۳- ساری زیادتیاں گناہ ہیں:

پختہ ایمان والے اور اللہ تعالی کی حقیقی خشیت رکھنے والے مسلمان کے زدیک گناہ کبیرہ جن سے توبہ ضروری ہے اور چھوٹے گناہ جن پر سستی برتنا ممکن ہے ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک سارے گناہ زیادتی اور اللہ کے حقوق میں کوتاہی ہے، جیسا کہ کسی سلف نے کہا ہے: "گناہ کا

---

(۱) تفسیر ابن کثیر ۴/ ۴۱۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹا ہونا مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی ہے!!" پھر یہ بھی دیکھو کہ کتنے گناہ کبیرہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں توبہ اور اللہ کی جانب سچی انابت چھوٹا کر دیتی بلکہ مٹا دیتی ہے، اور بہت سے چھوٹے گناہ اصرار کرنے اور لاپرواہی برتنے سے بڑے ہو جاتے ہیں اسی کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے جسے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِيَّاكُمْ وَمُحقَّرَاتِ الذُّنوب، فَإِنَّمَا مثل مُحقرَاتِ الذُّنوب كَمَثَلِ قَومٍ نَزَلُوا بَطن وَادٍ، فَجَاءَ ذَا بِعُود، وَجَاءَ ذَا بِعُود، حَتّى حَمَلُوا مَا أَنضَجُوا بِهِ خُبْزَهُم وَإِنّ مُحقرَات الذّنوب مَتَى يُؤخَذ بِهَا صَاحِبهَا تُهلِكه"(۱)۔

(معمولی معمولی گناہوں سے بچو، معمولی گناہوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو کسی وادی میں پڑاؤ ڈالتے ہیں ان میں کا ایک شخص ایک لکڑی لے آتا ہے اور دوسرا شخص بھی ایک لکڑی لے آتا ہے اس طرح انہوں نے اتنی لکڑیاں اکٹھا کر لیں کہ اس سے انہوں نے اپنی روٹیاں پکا لیں، اسی طرح معمولی گناہ اگر اس کے مرتکب کا مواخذہ ہوگا تو اسے ہلاک کر دے گا)

(۱) اسے امام احمد نے روایت کیا ہے ۵/ ۳۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴-دنیاوی سزائیں:

ایسے گناہ جن سے گناہ گار آدمی توبہ نہیں کرتا ہے تو اسے آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اس کی سزا مل جاتی ہے اگرچہ تھوڑی تاخیر سے، لہذا جب بھی ہمیں کوئی مصیبت آئے تو یہ محسوس کرنا چاہئے خواہ وہ مصیبت اپنے نفس میں، یا مال میں، یا اہل و عیال، یا کاروبار میں لاحق ہو خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، اس کی بابت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی وہ حکمت یاد کرنی چاہئے انہوں نے فرمایا کہ: ''جب میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کا اثر اپنی بیوی کے اخلاق اور اپنی سواری پر دیکھتا ہوں'' اسی سے اس انسان کی ذہانت و عقلمندی ظاہر ہوتی ہے جو ہمہ وقت اور ہر حال میں بکثرت توبہ واستغفار کرتا رہتا ہے تاکہ اللہ اسے دنیا میں معاف کردے اور آخرت میں بھی اس کا مواخذہ نہ کرے۔

۵-دشمن کے بعض مکر و فریب:

یہاں ہمیں ہر مسلمان مرد و عورت کو شیطان کے مکر و فریب اور ہر طریقہ سے دھوکہ دینے میں بے پناہ کوشش سے آگاہ کرنا شاید ضروری نہیں، اس کی کوشش یہ بھی ہوتی ہے کہ ہم کو توبہ کرنے اور اللہ تعالی کی جانب رجوع کرنے کو اپنے دلائل کے ذریعہ موخر کردے، اس کی بعض دلیلیں یہ ہوتی ہیں: ابھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بہت باقی ہے، موت بہت دور ہے!! لیکن عقلمند وہ ہے جو موت کے آنے سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب آجائے گی؟ ممکن ہے گھر سے نکلے اور کسی ٹریفک حادثہ کا شکار ہو جائے اور اس طرح کبھی نہ لوٹے، یا سوئے اور بیدار نہ ہو یا اچانک موت آکر دبوچ لے اور وہ اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے درمیان بیٹھا ہو، اور اس وقت شرمندگی اور ندامت سے انگلیاں چبائے جب اس ندامت وپشیمانی کا وقت نکل چکا ہوگا۔

اسی کے بارے میں حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کچھ لوگوں کو مغفرت کی آرزوؤں نے دھوکے میں ڈال دیا ہے، وہ اس دنیا سے بغیر توبہ کیے کوچ کر گئے، کوئی کہتا ہے: ہمیں اپنے رب سے اچھی امیدیں ہیں حالانکہ وہ جھوٹا ہے! کیونکہ اگر حسن ظن رکھتا تو نیک عمل کرتا!"(1)

تیسرا طریقہ: حصول علم اور معرفت کی توسیع:

حصول علم اور معرفت میں اضافہ نفس کی بہترین تربیت اور صحیح رہنمائی کرنے کا بہت اہم راستہ اور ضروری وسیلہ ہے، اور بندہ اپنے نفس کی صحیح تربیت کیسے کر بھی سکتا ہے جبکہ وہ حلال وحرام حق وباطل اور عقائد وافکار کے صحیح

---

(1) الجواب الکافی / لابن القیم ص ۲۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغلط سے ناواقف ہے؟ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ جان رکھو کہ علم کا حاصل کرنا فرض ہے اور یہ علم مریض دلوں کی شفا ہے بندہ پر سب سے اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کی معرفت حاصل کرے جس کی معرفت اور اس پر عمل کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے''(۱)۔

جس علم کے ذریعہ تربیت حاصل ہو سکتی ہے وہ قرآن وسنت اور اسلاف کرام کی آراء سے ماخوذ شرعی علم ہے جو اللہ کی مراقبت وخشیت اور اس کے تقوی تک پہونچاتا ہے، اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کے احکام وحدود کی معرفت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرتا ہے(۲) اس کے ساتھ کچھ جانبی علوم بھی ہیں، جو اس تربیت میں مددگار اور اس کی تکمیل وتحسین میں معاون ہیں، جیسے علم سائیکلوجی، شوسل ایجوکیشن وغیرہ مفید عصری علوم۔

تربیت کے مسئلہ میں علم کی اہمیت وافادیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے اور یہ کہ دونوں ایک دوسرے سے مرتبط اور لازم ملزوم ہیں، ابن مبارک

---

(۱) حاشیۃ ثلاثۃ الاصول / للشیخ عبد الرحمٰن القاسم ص ۱۰۔

(۲) ورثۃ الانبیاء / لعبد الملک القاسم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ سے جب سوال کیا گیا: کب تک حدیث لکھتے رہو گے؟ تو فرمایا: ممکن ہے وہ کلمہ جس سے میں مستفید ہوں ابتک نہ سن سکا ہوں!!

محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ہمارے سامنے سے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا گذر ہوا وہ بغداد کی گلیوں میں اپنی جوتیاں ہاتھوں میں اٹھائے ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ کی طرف دوڑ رہے تھے، تو میرے والد اٹھے اور ان کا گریبان پکڑ کر کہا: اے ابو عبداللہ کب تک علم حاصل کرتے رہو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: ”مرتے دم تک“(۱)

اس لئے نفس کی صحیح تربیت کے لئے علم کا حصول بڑا اہم وسیلہ ہے، اس کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱- ہفتہ واری علمی دروس میں مسلسل حاضری جیسے علماء کرام مسجدوں میں پیش کرتے ہیں۔

۲- ان علمی اور تربیتی پروگراموں میں شرکت جو مسجدوں، سماجی اور خیراتی اداروں میں منعقد کئے جاتے ہیں۔

۳- مختلف علوم وفنون کے علمی وثقافتی مطالعہ کی رغبت خواہ وہ قدیم کتابیں ہوں

---

(۱) شرف أصحاب الحدیث ص ۶۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نئی اور اس کے لئے منظّم لائحۂ عمل مرتب کرے۔

۴- علماء کرام، ادباء اور مہذب لوگوں سے ان کے علم، اور تجربوں سے مستفید ہونے کے لئے ملاقات کرے اور ان کے ساتھ علمی وفکری موضوعات پر مناقشے اور گفتگو کرے۔

۵- مختلف علوم وفنون کے علمی دروس اور پروگراموں کی کیسٹیں سننا۔

٦- مملکت سعودی عرب کے تلاوت قرآن کریم کے ریڈیو پروگرام سنے اور اس کے اچھے پروگراموں سے مستفید ہو۔

۷- سیڈی (CD) اور انٹرنیٹ میں موجودہ علمی اور ثقافتی پروگراموں سے استفادہ کرے۔

۸- اچھے ڈائجسٹوں اور اخبارات کے ذریعہ اسلامی دنیا اور مسلمانوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرے۔

۹- ان درسی پروگراموں سے استفادہ کرے جسے علماء کرام اور اور اساتذہ کالجوں، معاہد اور مدرسوں میں پیش کرتے ہیں۔

اس وسیلہ کے متعلق بعض توجیہات ہیں جن سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

اُ- طلب علم میں اخلاص کی ضرورت درکار ہے، اسے سیکھنے میں اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشنودی مقصود ہو تاکہ اللہ اسے قبول فرمائے اور نفع بخش بنائے۔

ب- طلب علم میں استمرار اور مختلف وسائل اور طریقوں سے علم و عرفان میں اضافہ کرنا، خواہ انسان کے پاس کتنی بھی اونچی ڈگری ہو علم حاصل کرنے میں توقف نہ کرے۔

ج- اس علم کو اپنے اوپر نافذ کرے اور اس پر عمل پیرا ہو تاکہ مسلمان اپنی زندگی کے تمام ایمانی، اخلاقی اور سماجی پہلوؤں میں مثالی نمونہ بنے۔

د- اللہ کی جانب دعوت دیکر، لوگوں میں اسے پھیلا کر اور ہر اسلوب و طریقہ اور حکمت و دانائی سے لوگوں میں اس کو رواج دیکر اس علم کا حق اور اس کی زکاۃ ادا کرے۔

چوتھا طریقہ: ایمانی اعمال کی تطبیق:

اس اسلوب کی بہت ساری قسمیں اور متعدد طریقے ہیں اور تزکیہ نفس میں یہ بیحد موثر ہے، کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی عملی تطبیق ہے ہدایت واستقامت کی طلب کرنے والے کی سچائی کے معیار کی جانچ اس سے ہو سکتی ہے، اور اپنے نفس کی تربیت و اصلاح میں پُر خلوص رغبت کی واضح دلیل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بے شمار میدان ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

۱- واجب عبادتوں کی بہترین طریقہ سے ادائیگی، مثلاً:

أ- مردوں کا خشوع و خضوع اور اطمینان قلب کے ساتھ پنج وقتہ نمازوں کی مسجد میں باجماعت ادا کرنے پر پابندی کرنا۔

ب- ہر فرض نماز میں تکبیر تحریمہ پانے کی کوشش کرنا۔

ج- رمضان المبارک کے مہینہ کا روزہ تمام محرمات اور منکرات سے بچتے ہوئے رکھنا۔

د- جب حج کے اسباب میسر ہو جائیں اور اس کی طاقت ہو تو اسے ادا کرنے میں جلدی کرنا۔

۲- بکثرت نفلی عبادتیں کرنا، مثلاً:

ا- روز آنہ سنن رواتب ادا کرنے کی پابندی۔

ب- نماز وتر کی ادائیگی پر مواظبت برتنا خواہ ایک ہی رکعت ہو۔

ج- نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک ذکر واذکار اور تلاوت قرآن کے لئے مسجد میں بیٹھنا اور دو رکعت نماز پڑھنا۔

د- چاشت کی نماز کی پابندی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھ-کچھ تہجد کی نماز پڑھنا خواہ چند ہی منٹ سہی۔

و- ایام فاضلہ کا روزہ رکھنا جیسے شوال کے چھ روزے، عرفہ کا روزہ، عاشوراء کا روزہ، دوشنبہ، اور جمعرات کے دن کا روزہ۔

ز- کار خیر اور رفاہی کاموں میں صدقہ و خیرات کرنا خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۳-ذکر واذکار کا اہتمام کرنا:

مسلمان کے نفس کی تربیت میں ذکر واذکار اپنے وسیع مفہوم کے اعتبار سے بڑا اونچا مقام رکھتا ہے اس کے کئی درجے ہیں، سب سے اعلی مرتبہ دل وزبان کے ذکر کا ہے، پھر دوسرا درجہ: جو صرف دل سے ہو، تیسرا درجہ: جو صرف زبان سے ہو۔

ذکر کی مختلف قسمیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱- قرآن کریم کی تلاوت، یہ ذکر کی سب سے افضل قسم ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس کا ہر روز ورد رکھنا چاہئے، جتنی بھی مشغولیت ہو فوت نہ ہونے پائے، مثلاً چار صفحہ سے شروع کرے اور ہر مہینہ ایک صفحہ بڑھاتا رہے یہاں تک کہ ایک عرصہ بعد یومیہ ایک پارہ تک پہنچ جائے اور پھر اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پوری زندگی ثابت قدم رہے۔

۲-احوال ومناسبات کے اذکار، مثلاً: گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، کھانا شروع کرنے سے پہلے اور فارغ ہونے کے بعد کی دعا، کپڑا پہننے، چاند دیکھنے اور نزول بارش کی دعا وغیرہ۔

۳- صبح وشام کی دعائیں: یہ وہ دعائیں ہیں جو دن ورات کے ابتدائی حصہ میں پڑھی جاتی ہیں مثلاً: آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، اور معوذتین، (تین بار) سید الاستغفار اور اس کے علاوہ معروف اذکار اور دعائیں۔

۴- متعینہ عدد والی دعائیں جس طرح احادیث صحیحہ میں ان کی عدد اور فضیلت ثابت ہے، مثلاً:

''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه'' دس مرتبہ یا سو مرتبہ۔

فرض نماز کے بعد ''سُبحَانَ اللّٰه'' ''الحَمدُ لِلّٰه'' اور '' اللّٰه أكبَر '' تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھنا، اور سو کی عدد پوری کرنے کے لئے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِير'' پڑھنا۔

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمدِهِ'' سو مرتبہ پڑھنا۔

۵- مطلق دعائیں: یہ وہ دعائیں ہیں جو کسی جگہ، وقت اور حالت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخصوص نہیں ہیں جیسے "سُبْحَانَ اللّٰہ، وَالحَمْدُ لِلّٰہ، وَلَا إِلٰہ إِلّا اللّٰہ، وَاللّٰہ أکبَر، وَلَا حَولَ وَلَا قُوّۃ إِلّا بِاللّٰہ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہ" وغیرہ کہنا۔

اس وسیلہ کے متعلق بعض اہم توجیہات ذکر کر دینا ہم مناسب سمجھتے ہیں، چند یہ ہیں:

۱- پنج وقتہ نمازوں کی اہمیت:

پکا سچا مسلمان پنج وقتہ نمازوں کی مسجد میں جماعت کے ساتھ پابندی سے ادائگی کرتا ہے، اور اسے اس کے ارکان، واجبات، سنن اور وقت کا خیال رکھتا ہے، اور ان باتوں سے اجتناب کرتا ہے جس میں بعض لوگ پڑے رہتے ہیں، مثلاً فرض نماز چھوڑ کر سنتوں اور دوسری اطاعتوں کا اہتمام یا بے فائدہ لہو ولعب میں مشغول رہنا یا دیر تک شب بیداری جس کی وجہ سے یہ فریضہ نمازیں خصوصاً نماز فجر وقت پر نہیں ادا کر پاتے، اسی طرح پکا سچا مسلمان تکبیر تحریمہ کے پانے کی کوشش کرتا ہے جس سے بہت سے نمازی غافل ہوتے ہیں۔

۲- عادات وعبادات:

ان عبادتوں کا مقام ومرتبہ ہمیں اس قدر بلند کرنا چاہئے کہ ناخوشگوار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایتی عادات بن کر نہ رہ جائیں، مردہ لاش کے مانند، اقوال اور مردہ حرکات کے ذریعہ ادانہ کی جائے، بلکہ حددرجہ ہمیں کوشش کرنی چاہیے، ہم اسے اپنے دل وروح سے ادا کریں، اس کے معانی اور بلند وبالا مقاصد کو سمجھتے ہوئے، خشوع وخضوع اور صدق واخلاص سے ادا کریں، تاکہ ہمارے دل اور زندگی میں ایسی تاثیر پیدا ہو جو ہمارے اعضاء اور سلوک پر ظاہر ہو، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ المؤمنون: ۱، ۲۔

(یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں)

۳- صرف معرفت کافی نہیں:

کیا یہ درست ہے کہ ہمارا حصہ ان اعمال صالحہ میں یہ ہو کہ ہم بغیر ادائگی وعمل کرے صرف ان کے فضائل وثواب کو جانیں؟ میں نہیں سمجھتا کہ جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور جنت الفردوس کی خواہش ہو گی وہ ایسا کبھی کرے گا، بلکہ وہ ہر میدان وعمل میں سبقت کرنے والا اور ہر بھلائی واطاعت میں پیش قدمی کرنے والا دکھائی دے گا، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ﴾ الحديد: ۲۱۔

(دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں)

اس انوکھی حکمت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے "اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ کی جانب کوئی تم سے سبقت نہ کر سکے تو کرو اور آگے بڑھو"۔

۴۔ ہم اللہ کا ذکر نہ بھولیں:

واجبات کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ مسلمان کی زبان ہر جگہ، ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کے ذکر و تسبیح واستغفار اور مختلف قسم کی دعاؤں سے تر رہے، خواہ گھر میں ہو یا گاڑی میں یا شاہراہ پر اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ الأعراف: ۲۰۵۔

(اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- نشاط و تندرستی کے اوقات غنیمت سمجھنا:

آدمی کا نفس کبھی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے آمادہ ہوتا ہے اور کبھی اس سے راہ فرار چاہتا ہے، چالاک و بردبار وہ شخص ہے جو اپنی صحت و تندرستی اور فراغت کے اوقات کو اطاعت و فرمانبرداری اور بکثرت نوافل کی ادائیگی میں صرف کرتا ہے، اسی لئے حدیث میں ہے: "اغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمسٍ، شَبابَكَ قَبلَ هَرَمك، وَصِحّتَكَ قَبلَ سقْمكَ، وَغنَاكَ قَبلَ فقْرِكَ، وَفَرَاغكَ قَبْلَ شُغلك، وَحَيَاتكَ قَبْلَ مَوتكَ"(۱)۔

(پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، تونگری کو تنگدستی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے)

۶- پاکیزہ اوقات اور مقدس جگہوں سے استفادہ:

اللہ تعالی نے بعض اوقات اور جگہوں کو خاص فضل و کرم بخشا ہے، اور اسے اپنی رحمتوں کے نزول اور دعاؤں کی مقبولیت کا مقام بنایا ہے، اس لئے مسلمان کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جیسے رمضان المبارک کا مہینہ، ذی

---

(۱) اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے ۴/ ۳۰۶، اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجہ کے دس دن، جمعہ کے روز کی آخری گھڑی، رات کا تیسرا پہر وغیرہ، حدیث میں ہے: "إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ"(۱)

(رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے کوئی بھی مسلمان پاکر اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بھی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالی اسے عطا کر دیتا ہے اور اسی طرح ہر رات ہوتا ہے)

۷-اعتدال کی ضرورت:

ان عبادتوں اور اطاعتوں میں مسلمان کو کوشش کرنی تو چاہئے مگر اعتدال کے ساتھ، اس لئے کہ بعض عبادتوں کا اہتمام کرنا اور دوسری سے غفلت برتنا درست نہیں ہے، بلکہ حسب طاقت و فرصت تمام عبادتوں پر عمل کرنا چاہئے تاکہ کامل بندگی کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

ابن قیم رحمہ اللہ لوگوں کے لئے اللہ کی جانب پہنچنے کے راستے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: "کوئی اللہ کی طرف چلنے والا ایسا ہوتا ہے جو ہر راستہ سے پہنچ جاتا ہے یہ وہ شخص ہوتا ہے جس نے اس کی بندگی کو اپنے دل کا قبلہ،

(۱) صحیح مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنا نصب العین بنار کھا ہے، جہاں کہیں ہو تا ہے اور جہاں بھی جاتا ہے اسی کا قصد کرتا ہے اور اسی کے ساتھ چلتا ہے، ہر جماعت کے ساتھ اپنا حصہ مقرر کر لیتا ہے، جہاں بھی عبودیت پائی جائے وہیں وہ ہوتا ہے، اگر علم کا مسئلہ ہے تو اہل علم کے ساتھ، جہاد کا معاملہ ہے تو مجاہدوں کی صف میں، نماز کا معاملہ ہے تو نماز ادا کرنے والوں میں، ذکر کا مسئلہ ہے تو ذکر کرنے والوں کے ساتھ، احسان و نفع کا معاملہ ہے تو محسنین کے زمرہ میں نظر آتا ہے، ہر جگہ عبودیت اس کا مذہب ہوتا ہے اور عبودیت کا خیمہ اس کا مقصود ہوتا ہے اگر اس سے پوچھا جائے: کہ تم کیسا عمل چاہتے ہو؟ تو کہے گا میں اپنے رب کے اوامر کی بجا آوری چاہتا ہوں خواہ کہیں بھی ہو"(۱)

پانچواں طریقہ: اخلاقی پہلو کا اہتمام:

اسلام نے اخلاق حسنہ پر حد درجہ توجہ دی ہے اور اپنے تمام اوامر و نواہی اور عبادت و فرمانبرداری کی نفس وزندگی پر مثبت تاثیر کے لئے اس پر ترکیز کی ہے، خصوصاً اللہ کے حقوق کے سلسلے میں، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اس کی خشیت اس سے محبت وانسیت اور حقوق العباد میں لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش

(۱) طریق الھجر تین ص ۱۷۸-۱۷۹ مختصراً، نیز دیکھئے: الفوائد / لا بن القیم ص ۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنا اور ان کے ساتھ احسان کرنا ہے، کیونکہ (دین معاملہ کا نام ہے)۔

اللہ تعالی مختلف اخلاق واقدار پر ابھارتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ الحجرات: ۹۔

(بیشک اللہ تعالی انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)

نیز فرمایا: ﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ آل عمران: ۱۴۸۔

(اور اللہ تعالی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے)

اور فرمایا: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ فصلت: ۳۴۔

(نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست)

اور فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ الزمر: ۱۰۔

(صبر کرنے والوں کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے)

اور حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ"(۱)

(۱) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور (حسن صحیح) کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قیامت کے دن مومن بندے کے ترازو میں حسن اخلاق سے بھاری چیز کوئی نہ ہوگی اور بیشک اللہ تعالی فحش گو بدزبان سے ناراض ہوتا ہے)

دوسری حدیث میں فرمایا: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ!!"(۱)

(بیشک مومن بندہ حسن اخلاق کے ذریعہ قیام اللیل کرنے والے روزہ دار کا اجر پالیتا ہے)۔

یہاں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں حسن اخلاق تربیتی وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے وہیں اس تربیت کی غرض وغایت بھی ہے، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ خود کو اخلاق حسنہ سے مزین کرے، جس کی ہمارے دین عظیم نے دعوت دی ہے جیسے بردباری، صبر، محبت، خاکساری، سخاوت، غمخواری، سچائی، امانت داری، عدل، تحمل ایذاء، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، تنگدست فقیر ومظلوم کی مدد کرنا، تاکہ اس اسلامی معاشرہ کا ہر فرد محبت وشفقت کی فضا میں زندگی گذارے، اور ان کے درمیان سعادتمندی، محبت، اعتماد، احترام، اور شفقت ومحبت کا تعلق وربط ہو۔

---

(۱) اسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”دین کل کا کل اخلاق ہے، جو تم پر اخلاق میں بڑھ گیا اس نے تم پر دین (ایمان) میں فوقیت حاصل کر لی(۱)۔

ابن رجب رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ”وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ“ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: یہ تقوی کی خصلتوں میں سے ہے اور تقوی بغیر اس کے مکمل ہی نہ ہوگا، اور اس کی توضیح کی ضرورت کے پیش نظر اسے تنہا ذکر کیا گیا، کیونکہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ تقوی صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کا نام ہے، حقوق العباد کا اس سے کوئی تعلق نہیں !!...... حالانکہ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق پر ایک ساتھ عمل کرنا بہت عمدہ چیز ہے، جس کی صرف انبیاء کرام اور صدیقین ہی طاقت رکھتے ہیں(۲)۔

مسلمان بھائی! تمہاری اخلاقی تربیت کے لئے چند توجیہات پیش خدمت ہیں:

۱- بردباری سے آراستہ ہونا:

یہ ایک عظیم تربیتی بنیاد ہے، جسے ہمارے رسول ﷺ نے زندگی کے مختلف

---

(۱) مدارج السالکین / لابن القیم ۲/۳۰۷۔

(۲) جامع العلوم والحکم / لابن رجب الحنبلی ۱/۴۵۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلوؤں میں تطبیق دینے کے لئے سکھایا ہے، کسی بھی غلط عادت یا بری صفت کی اصلاح، بار بار کوشش کرنے، اور سچی محنت کے ذریعہ ہوتی ہے، کیونکہ کسی مسلمان کا یہ کہہ کر کہ یہ اس کی عادت اور طبیعت ہو چکی ہے جو بدلی نہیں جا سکتی، اخلاق سیہ سے متصف ہونا ناقابل قبول ہے؛ اس لئے کہ اگر ہر برے اخلاق والا شخص یہی کہتے ہوئے اسے نہ بدلنے کی دلیل پیش کرے تو پھر اوامر ونواہی، عقل وارادہ اور ترغیب وترہیب کا اسلام میں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا۔

۲- گندے اخلاق سے دل کو پاک کرنا:

یہ چیز اسلام میں بلندئ اخلاق میں سے ہے، اس لئے کہ اگر مسلمان دوسروں کو نفع پہونچانے ان کے ساتھ خیر وبھلائی کرنے اور ان سے اخلاق وآداب سے پیش آنے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم اتنا تو ہونا ہی چاہئے کہ صبح وشام اس کا دل کینہ کپٹ، کبر وحسد اور تمام برے اخلاق سے پاک ہو۔

۳- اخلاقی کمال وترقی:

بہت سے مسلمان مزید اخلاق وآداب سے آراستہ ہونے یا اس کے اعلی درجات تک پہنچنے سے یہ کہتے ہوئے رک جاتے ہیں کہ ان کے اخلاق مکمل ہیں، اور ان کی صفات بلند ہیں، جب کہ یہ بالکل درست نہیں ہے، کیونکہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق اور مراتب جس کی ہمیں اسلام نے دعوت دی ہے ان کی وسعت وگہرائی کا احاطہ ناممکن ہے، اگر کوئی انسان اپنے آپ سے یہ سوال کرے خاص کر عصر حاضر میں کہ کیا وہ ان تمام صفات سے مکمل اور بہتر طور پر متصف ہے؟ تو اگر وہ سچا ہے تو اس کا جواب سوائے ندامت وپشیمانی کے کچھ نہ ہوگا۔

۴۔ بھلی صحبت:

مسلمان کے اپنے نفس کو اخلاقی تربیت دینے اور اپنی کمی کو پورا کرنے کے موثر وسائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ: اچھے اخلاق اور بہتر صفات والوں کی صحبت اختیار کرے، تاکہ ان کے اخلاق و آداب سے فیض یاب اور آراستہ ہو، اس لئے کہ انسان فطری طور پر اپنے ماحول و معاشرے سے متاثر ہوتا ہے، اسی وجہ سے اسلام نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مسلمان نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرے، اور انہیں مشک فروش سے تشبیہ دیا ہے اور برے اخلاق والوں سے بچنے کے لئے کہا ہے اور انہیں بھٹی پھونکنے والوں سے تشبیہ دیا ہے۔ اس لئے اے مسلمان! کاش تم بھی نیک صحبت اپناتے، شاید ان میں سے کسی کے اندر ایک ہی اچھا اخلاق یا عمدہ صفت دستیاب ہو جائے جس سے اللہ تمہیں دنیا و آخرت میں عظیم نفع پہنچائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- آداب عامہ کی رعایت:

مسلمان کے لئے ان کاموں کا ارتکاب مناسب نہیں جو مروت کے قواعد کے منافی یالوگوں کے ساتھ معاملات اوران سے گفتگو کے آداب سے نادانی پر محمول کی جائے، یا انسانی طور طریقہ اور آداب عامہ کے کسی بھی پہلو سے جہالت پر مبنی ہو، خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، جیسے بغیر ضرورت آواز بلند کرنا، یا معمولی سی بات پر غصہ ہو جانا، یا بہت زیادہ بات کرنا اور مذاق کرنا، یا گاڑی کے ذریعہ ٹریفک نظام کی مخالفت کرنا، مثلاً کسی ایسی جگہ کھڑا ہونا جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے یا اس کے علاوہ کوئی دوسری معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ مسلمان سے یہی مطلوب ہے کہ وہ دوسروں کے درمیان خوددار و نمایاں، لطیف احساس اور باادب ہو، کیونکہ امت اسلامیہ کی رفعت خلقی کا نمائندہ ہے، اور ترقی یافتہ تہذیب وثقافت کی تعمیر کے لئے کوشش کر رہا ہے، اس کے تمام حرکات وسکنات اسلام کے شمار کئے جائیں گے۔

چھٹا طریقہ: دعوتی شرکت:

ذاتی تربیت کے اسالیب میں دعوتی شرکت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ مسلمان جب اللہ کی جانب دعوت دیتا ہے اور تعلیم وتربیت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے ملتا جلتا ہے، تو دوسری جانب وہ خود کو اللہ ورسول کی جانب لبیک کہنے کی تربیت کرتا ہے اسی سے دوسروں کے شعور کا علم اور ان کے حالات کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، اور انہیں کفر ومعصیت سے نکالنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے...... اسی طرح وہ بہت سارے اخلاق وعادات سیکھتا ہے جسے اس وسیلہ کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا تھا، اور یہی سب خود اس کے لئے اور غیر کے لئے مقصود ومطلوب ہے۔

دوسری طرف جب مسلمان اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کی حالت، اور اکثر لوگوں کے دین وعقیدہ کا نقص، اور عبادتی واخلاقی کمزوری دیکھتا ہے تو ان کی یہ افسوسناک اور تکلیف دہ حالت دیکھ کر حسرت وتکلیف سے دوچار ہو جاتا ہے۔

لیکن کیا اس حالت کی اصلاح کے لئے صرف غم وحسرت کرنا کافی ہے؟ ہم نہیں سمجھتے کہ جس کے دل میں دین کا اخلاص، اور اپنی قوم کے لئے شفقت ہوگی وہ اس پر اکتفا کرے گا، بلکہ ہمارا گمان اور توقع یہ ہے کہ وہ کچھ ایسا قدم اٹھائے گا جس سے وہ خود بری الذمہ ہو جائے، اور قیامت کے روز حساب سے نجات پا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے اس دعوتی تربیت کو بروئے کار لانے، اور اس پر کوشش کرنے کے لئے ہم چند مفید حقائق ذکر کر رہے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- دعوت کے وجوب کا احساس:

یہ ایک اہم معاملہ ہے، اس لئے کہ اللہ کی جانب دعوت کے وجوب کی معرفت ہی کے ذریعہ ہر مسلمان اپنے نفس کی دعوتی تربیت کرتا ہے، اور اس کے لئے اس کام کے کرنے کے سلسلے میں نہ تو کوئی عذر چل سکتا ہے اور نہ ہی اسے کچھ اختیار حاصل ہے، ہر کوئی اپنے علم وحالت اور کوشش کے مطابق اس فریضہ کو انجام دے، بہت سی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے مدد حاصل کرے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ یوسف: ۱۰۸۔

(آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے، میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ)

اور اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ دَعَا إِلَى هُدَى كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً" (۱)

(۱) مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس نے کسی ہدایت کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی اتباع کرنے والے کے جیسا اجر ہوگا اور ان کے اجر میں کچھ کمی نہ ہو گی)۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "مَن رَأَى مِنكُم مُنكَراً فَلْيُغَيِّرهُ بِيَدِه فَإِن لَم يَسْتَطِع فَبِلِسَانِه، فَإِن لَمْ يَستَطِع فَبِقَلبِه، وَ ذَلِكَ أَضعَفُ الإِيمَان"(۱)

(تم میں سے جو بھی کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے)۔

۲- ہر فرصت کو دعوت میں صرف کرنا:

اللہ کی جانب دعوت دینا کسی جگہ، وقت یا حال اور مخصوص لوگوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ ہر وقت اور ہر گھڑی ہر طریقہ اور شرعی اسلوب کے ساتھ عام ہے جس سے مطلوب حاصل ہو جائے، اس لئے کسی بھی فرصت یا دعوت واصلاح کی ایمر جنسی حالت کو حقیر سمجھنا مسلمان کے لئے درست نہیں ہے، کون جانتا ہے کہ اس کے ذریعہ کوئی شخص ہدایت یافتہ ہو جائے جس کی داعیہ کو توقع نہ تھی۔

---

(۱) مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- مداومت اور عدم انقطاع:

تھوڑا عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو منقطع ہو جائے، یہ دعوتی میدان کے لئے ایک ٹھوس بنیاد ہے، بعض مسلمان اپنی زندگی کے بعض اوقات میں خصوصاً جوانی میں دعوت و تبلیغ کی انتہائی محنت کرتے ہیں لیکن چند دنوں اور سالوں کے بعد بعض اسباب کی وجہ سے ان پر دھیرے دھیرے سستی طاری ہونے لگتی ہے - اللہ ایسا نہ کرے - اور وہ سرے سے اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں، اس کا اہم سبب:

علمی یا ایمانی پہلو کے التزام میں کمزوری، اس کے علاوہ اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں جن کو ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔

۴- دعوت کے بیشمار طریقے ہیں:

داعی کا اپنی رغبت، وقت اور طاقت کے مطابق دور حاضر میں دعوت و تبلیغ کے وسائل کے استعمال کی کوشش اس کی ذہانت وفطانت کی دلیل ہے، اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ تمام وسائل استعمال کرتا ہے، خواہ وہ کتنے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں اور ہر موقعہ سے فائدہ اٹھاتا ہے خواہ کتنا ہی مختصر ہو، لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حریص ہوتا ہے، کیونکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثیری عظمت سمجھتا ہے، مثلاً: سچی مسکراہٹ، اچھی بات، ہدیہ، کتاب، کیسٹیں، دروس وتقاریر، وغیرہ......

۵-دوسروں کے ساتھ تعاون:

داعی اگر حسب استطاعت علم، وقت اور مال کے ذریعہ دعوت عام کرنے اور اصلاح ورہنمائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا یہ عمل انتہائی عظیم اور یہ سرگرمی لائق شکر ہے، لیکن اس وقت اس کی تاثیر اور فائدہ بڑھ جاتا ہے جب اپنی کوشش کو دوسروں کی کوششوں کے ساتھ متحد کر دیتا ہے اور وہ دوسرے دعاۃ کے ساتھ مل جل کر اس واجب کو ادا کرتے ہیں، آج اجتماعی کوشش اور اداری پروگرام کی حاجت ہے تاکہ ان کی امید اور مقصود مکمل کامیابی وکامرانی کی صورت میں ظاہر ہو۔

ساتواں طریقہ: مجاہدہ:

یہ بات انتہائی مشکل ہے کہ مسلمان کامل ذاتی تربیت کی دشواریوں کا بغیر اس کی لازمی شرطوں کے اکٹھا کئے اور مناسب ماحول تیار ہوئے ادراک کر سکے۔

واجبات کی ادائیگی اور برائیوں کے ترک کرنے کے لئے نفس سے جہاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، سنتوں اور اطاعتوں کی بجا آوری کا عادی بنانا اور اللہ و آخرت سے گہرا تعلق پیدا کرنا بڑا مشکل امر ہے، کیونکہ اللہ کے احکام پر ثبات قدمی اور کمال تزکیہ کے حصول کا راستہ تکلیفوں، پریشانیوں اور مشقتوں سے گھرا ہے، اس راستے میں ہر ہر قدم پر مسلمان کے گھات میں لگے ہوئے دشمن برائی کرانے اور گمراہ کرنے کے لئے کھڑے ہیں، وہ دشمن ہیں خواہشات، شیطان برائی پر ابھارنے والا نفس، اگر پوری تندہی کے ساتھ ان پر چڑھ دوڑنے، ان سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا تو بڑی آسانی سے ان کے سامنے تربیت کے پہلے ہی قدم میں شکست کھا جائے گا، یا اپنی رفتار سست کر کے اعلی درجات پر پہنچنے سے قاصر رہے گا۔

اس موضوع کے تعلق سے کچھ توجیہات کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں چند درج ذیل ہیں:

۱- صبر جہاد کا توشہ ہے:

تربیت پر استمرار اور اسے تقویت دینے میں صبر سب سے بڑا ذریعہ ہے، جس شخص سے صبر ناپید ہو گیا وہ نفس سے جہاد کرنے میں کامیاب نہ ہوگا، اور جس قدر نفس کا تعلق خواہشات و مرغوبات سے ہوگا اسی قدر آدمی کو اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کرنے اور اس کی سرکشی کے خلاف ڈٹے رہنے میں صبر کی ضرورت ہو گی، جب تک کہ اسے اللہ تعالی کی اطاعت پر نہ لگا دے[1]۔

۲-ارادہ کا مصدر و منبع:

انسان کا خارجی ظروف سے لگاؤ اور اس پر بھروسہ کرنا جیسے مال کی فراوانی، شادی یا لمبے ہرے بھرے مستقبل کا انتظار، کہ یہ چیزیں بلا مشقت اسے پختہ ارادہ اور نفس کی تربیت کے لئے داخلی محرکات میسر کریں گی، یہ سوچنا غلط ہے اور یہ شیطانی وسوسہ ہے! البتہ جہاد اور حقیقی ارادہ دل کے اندر سے ابھرتا اور انسان کی کوشش اور اس کی کما حقہ قیمت ادا کرنے سے آتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ العنکبوت:٦٩

(اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے، یقیناً اللہ تعالی نیکو کاروں کا ساتھی ہے)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالی نے ہدایت کو جہاد پر معلق کر دیا ہے، تو سب سے زیادہ ہدایت یافتہ وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ جہاد کرنے والا

(۱) منہج الإسلام فی تزکیۃ النفوس / لکرزون ۱/ ۳۷۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ،اور سب سے بڑا جہاد نفس ، خواہشات ، شیطان اور دنیا سے جہاد کرنا ہے ، اب جس شخص نے اللہ کے لئے ان چار چیزوں سے جہاد کر لیا تو اللہ تعالی اسے اپنی خوشنودی کے راستوں کی ہدایت دے گا جو اسے جنت تک لے جائیں گے ، اور جس نے جہاد ترک کر دیا اس سے جہاد چھوڑنے کی مقدار میں ہدایت فوت ہو جائے گی"(۱)

۳- جہاد میں تدریج:

نفس کی تبدیلی واصلاح ایک صبح یا شام میں نہیں ہو جاتی ، بلکہ بتدریج رفتہ رفتہ ہوتی ہے، انسان ان نیک اعمال اور مفید پروگراموں کو جسے میں نے اوپر ذکر کیا ہے ہر روز حسب استطاعت اپنا تا رہتا ہے، چند دنوں کے بعد کوشش کرنے اور اخلاص نیت کے نتیجہ میں اپنے نفس کا اس سے لگاؤ پائے گا اور وہ مزید کا طالب ہو گا ، اس وقت اس پر صرف اتنا ضروری ہوگا کہ تھوڑی تھوڑی نئی چیزیں اضافہ کرتا رہے ،اور اس پر ثابت قدم رہے، اس طرح ان شاء اللہ اپنے نفس ، ایمان اور اخلاق میں مثبت تبدیلی اور ترقی پائے گا ، اسی ایمانی حقیقت کی تاکید اس حدیث قدسی میں ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ اپنے رب سے

---

(۱) الفوائد / لابن القیم ص ۵۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شبراً تَقَرَّبتُ إِلَيهِ ذِرَاعاً، وَمَن تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبتُ إِلَيهِ بَاعاً، وَمَنْ جَاءَنِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"(1)

(جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں)

کہا جاتا ہے کہ: "ایک ہزار میل کی مسافت ایک قدم سے شروع ہوتی ہے" تو اے میرے مسلمان بھائی! آج ہی سے حسب استطاعت نیک اعمال شروع کر دو، ان شاء اللہ جلد ہی خوش آیند نتائج حاصل ہوں گے۔

۴- بیدار رہو:

انسان کے لئے نفس، خواہشات اور شیطان سے مسلسل جہاد کرنا، اور نیک اعمال سے ایک لمحہ بھی نہ رکنا بہت ضروری ہے، کیونکہ ایک لمحہ کی غفلت وسستی بسا اوقات زبردست ایمانی اور تربیتی خسارہ میں ڈال دیتی ہے جس کی سرے سے تلافی ہو نہیں سکتی، یا اگر تلافی ہوگی بھی تو بڑی مشکل سے، حکیم ترمذی فرماتے ہیں: "اگر تم نفس کی ریاضت سے غافل ہوگئے تو اس بات سے

---

(1) الفوائد / لابن القیم ص ۵۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مامون نہ رہو کہ جب تک شہوت زندہ اور خواہشات باقی ہیں اپنی پرانی عادتوں پر پلٹ آئے گی“(۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مکمل جہاد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے لئے ہر حال میں بیدار رہے کیونکہ جب بھی غافل ہوگا شیطان اسے اور اس کے نفس کو برائیوں میں ڈال دے گا“(۲)

۵- جہاد سے مستفید کون ہوگا؟

اے میرے مسلمان بھائی، بہن! کیا یہ بات کہنے کی ضرورت ہے کہ اگر آپ اپنے نفس اور دشمن سے جہاد کریں گے تو اس سے اول و آخر ہمیشہ آپ ہی مستفید ہوں گے اور آپ کے نیک اعمال کا اجر آپ ہی کی نیکیوں کے ترازو میں ہوگا، دوسرے کے نہیں!! تو اگر اس کا متوقع جواب ہاں ہے تو یہ سستی ولاپرواہی، غفلت وراحت طلبی میں کیوں پڑے ہو؟ کیا یہ نہیں جانتے کہ یہ چند دن ہیں پھر ساری تکلیف اور مشقت ختم ہو جائے گی اور ان شاء اللہ اجر وثواب پاکر مسرور ہو گے۔

---

(۱) أسرار مجاهدة النفس / للحکیم الترمذی ص ۸۴۔

(۲) فتح الباری ۱۱/ ۳۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں طریقہ: اللہ کی بارگاہ میں سچی دعا والتجا:

اپنی ذاتی تربیت میں اس کا بڑا اہم رول ہے، کیونکہ مطلوبہ چیز کو حاصل کرنے اور ناخوشگوار شیٔ کو روکنے کے لئے جب تک مسلمان کو اللہ کی مدد وتوفیق، ہمت وعزیمت شامل حال نہ ہوگی تب تک خود اپنی طاقت وذہانت کی بدولت اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی ذہانت اور قوت ہو۔

دعا تربیت کے وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے، کیونکہ یہ بندہ کی اپنے رب کے سامنے خاکساری اور عاجزی ہے، محتاجگی کا اعتراف اور تمام طاقت وقوت سے سبک دوشی کا اعلان ہے، اور اللہ کی طاقت وقوت نیز اس کی قدرت وانعام کا اقرار ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ غافر: ۶۰۔
(اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا)

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مَا عَلَى الأَرْضِ مُسلِم يَدعُو اللّٰهَ تَعَالَى بِدَعوَةٍ إِلّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا، أَو صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السّوءِ مِثلَهَا، مَا لَم يَدعُ بِإِثمٍ أَو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَطِیعَةَ رَحِمٍ– فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَنْ نکثر! قَالَ: اللّٰهُ أَكْثَر"!!
(اس روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان جب اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز عطا کرتا ہے، یا اس جیسی مصیبت ٹال دیتا ہے، جب تک کہ وہ گناہ اور رشتہ داری کو ختم کرنے کی دعا نہ کرے) تو ایک شخص نے کہا: کہ ہم بکثرت دعا کریں، تو آپ نے فرمایا: (اللہ بھی اس پر زیادہ عطا کرنے والا ہے)

اور ایک دوسری روایت میں ہے: "أَوْ يُدَّخَر لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلهَا"[1]

(یا اس کے مثل اس کے لئے ثواب کا ذخیرہ بنا دیتا ہے)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: "أَعْجَزَ النَّاسِ مَن عَجزَ عَنِ الدُّعَاء......"[2]

(سب سے عاجز وہ شخص ہے جو دعا سے عاجز ہو گیا ہو)

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا: "لَا يَرُدّ القَدر إِلّا الدّعَاء"[3]

(مقدر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے)

رسول اللہ ﷺ نے دعا اور تزکیہ کے درمیان تعلق بہت واضح الفاظ میں

---

(۱) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور "حسن صحیح" کہا ہے۔

(۲) صحیح الجامع (۱۰۴۴)

(۳) اسے امام احمد نے روایت کیا، اور علامہ البانی نے صحیح الجامع میں اسکی تحسین کی ہے (۷۶۸۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان فرمایا، اور یہ دعا تزکیہ کے وسائل میں سے ہے، آپ نے فرمایا: ''إِنَّ الإِيمَانَ لَيَخلُق فِي جَوفِ أَحَدِكُم كَمَا يَخلُق الثَّوب ، فَسَلُوا اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُجَدِّدَ الإِيمَانَ فِي قُلُوبِكُم''(۱)

(تمہارے دل میں ایمان اسی طرح پرانا ہوتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہوتا ہے، تو تم اللہ سے دعا کرو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کی تجدید فرمائے)

اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ (اللہ سے اپنی خوشحالی کی حالت میں دعا کرو شاید اس کے سبب تمہاری پریشانی میں دعا قبول کر لے)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''کسی شخص پر جو آفت و مصیبت آتی ہے وہ شکر کے ضائع کرنے اور اللہ کی بارگاہ میں محتاجگی اور دعا سے غفلت برتنے کے نتیجہ میں آتی ہے، اور جو بھی کامیاب ہوتا ہے وہ شکر کرنے اور اللہ کی بارگاہ میں سچی محتاجگی ظاہر کرنے اور دعا کے نتیجہ میں ہوتا ہے''(۲)

اس وسیلہ کا خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان

---

(۱) اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(۲) الفوائد / لابن القیم ص ۲۴۳، تحقیق: عامر یاسین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجاویز کو نظر انداز نہ کریں۔

۱-دعا کی حاجت:

مسلمان کو اس بات کا احساس رکھنا کہ وہ اللہ تعالی کی مدد، بھلائی کی توفیق، سیدھے راستے کی ہدایت، اس پر مرتے دم تک ثبات قدمی اور یہ احساس کہ اس کے بغیر وہ دنیا و آخرت میں خسارہ اور نقصان اٹھائے گا انتہائی ضروری ہے، اور اس کا یہ تقاضا ہے کہ یہ احساس زندگی کے ہر لمحے اور ہر سانس میں قوی تر ہو اور اسے ہر وقت اور ہر لمحہ دعا کی مقبولیت کی گھڑیوں میں آہ وزاری اور بکثرت دعا کرنے پر ابھارے کہ اللہ اس کے نفس کی اصلاح فرمادے، اس کے ایمان واحسان کے درجات بلند فرمادے، اور ہمیشہ وہر گھڑی اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔

۲-دعا کی قبولیت کے اوقات واماکن:

دعا کے افضل اوقات میں سے: رات کا تیسرا پہر، پنج وقتہ نمازوں کی اذان کے وقت، اذان واقامت کے درمیان، سجدے میں۔

اور مقدس مقامات: کعبہ اور حطیم کے اندر، صفا ومروہ پر، اور سفر کے وقت وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- دعا کی شرطیں:

اللہ سے اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے ہمیں دعا کے آداب وشرائط کی تکمیل اور اس کے موانع سے دور رہنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے، مثلاً: پاک کھانا، سوال کرنے میں پختگی، دعا کے وقت اللہ کی بارگاہ میں اپنی کمزوری اور تواضع کا اظہار، حضور قلب، تمام گناہوں سے توبہ اور صرف اللہ رب العزت سے خوف کھانا اور امید لگانا۔

۴- قبولیت کے لئے جلدی مت کرو:

بعض مسلمان اللہ سے بکثرت دعا اور گریہ وزاری کرتے ہیں مگر ان کی مراد جلدی سے پوری نہیں ہوتی تو کیا یہ ان کے لئے جواز فراہم کرتا ہے کہ تھک کر دعا کرنا چھوڑ دیں؟ اگر کسی نے ایسا کیا تو شیطان اسے اس عظیم عبادت کی بجا آوری سے شکست دلانے اور رسوا کرنے میں کامیاب ہو گیا، اور ایسا ہتھیار چھین لیا جو کبھی شکستہ نہیں ہونے دیتا۔

انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعا پر مداومت برتے، کیونکہ وہ ان تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ ضرور کامیاب ہوگا، یا تو اللہ اس کی حاجت پوری کر دے گا اور اس کی مراد عطا کر دے گا، یا اس سے کوئی برائی اور مصیبت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹال دے گا ، یا اس کی اس دعا کے اجر وثواب کا ذخیرہ بنادے گا، اس لئے اے مسلمانو! دنیوی اور اخروی فائدہ پر خوش ہو جاؤ!!

۵- خود کو فائدہ پہنچاؤ اور دوسروں کو بھی:

جس ہدایت واستقامت کی دعا اپنے لئے کرتے ہو وہی اپنے اہل وعیال ، اقرباء، دعاۃ ، مجاہدوں اور تمام مسلمانوں کے لئے کرنا نہ بھولو ، کیونکہ اس کے ذریعہ اپنے ساتھ ہی ساتھ غیروں کے لئے دعا کرنے کا اجر وثواب پاؤ گے جیسا کہ حدیث میں ہے : " مَا مِن عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدعُو لأَخِيهِ بِظَهرِ الغَيبِ إِلَّا قَالَ المَلَكُ: وَلَكَ بِمِثل "(۱)

(کوئی بھی مسلمان بندہ جو اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی جیسا ہو)

---

(۱) مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت ذات کے آثار ونتائج

اس بحث کے آخر میں ان اچھے اور بہترین نتائج کا ذکر کر دینا مناسب ہوگا جن سے ہر مسلمان مرد وعورت اپنے نفس کی اچھی اور مکمل تربیت کرنے سے بہرہ ور ہوتا ہے، ان امیدوں کے ساتھ کہ یہ ہمارے لئے اپنے نفس کی تربیت واصلاح کے لئے مزید اہتمام کا باعث بنیں، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ کی خوشنودی اور جنت کی کامیابی:

مسلمان جب واجبات کی بجا آوری اور برائیوں سے اجتناب کر کے مکمل طور پر اپنے ذات (نفس) کی تربیت کرتا ہے تو وہ بلاشبہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے، اور پھر جنت کی کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے، اور یہ دونوں چیزیں آخرت میں ہر مسلمان کی تمنا اور اس کی فرحت وسعادت کی انتہا ہوں گی، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدخُلُونَ الجَنّةَ يُرزَقُونَ فِيهَا بِغَيرِ حِسَابٍ﴾ المؤمن: ٤٠۔

(اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے)

نیز فرمایا: ﴿ إِنّ الّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُم جَنّاتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفِردَوسِ نُزُلاً﴾ الکھف:۱۰۷۔

(جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے یقیناً ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے)

نفس کی تربیت وتزکیہ کے مطابق ہی اس کا جنت میں مرتبہ ہوگا، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَن يَّأتِهِ مُؤمِناً قَد عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ العُلَى﴾ طہ:۷۵

(اور جو بھی اس کے پاس ایمان کی حالت میں حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں گے اس کے لئے بلند وبالا درجے ہیں)

۲- سعادتمندی اور اطمینان:

میں نہیں سمجھتا کہ کوئی انسان دلی سعادت اور نفسی اطمینان کا متلاشی نہ ہو، لیکن بیشتر لوگ اس کے حصول کے طریقہ میں غلطی کرتے ہیں اور اس کے راستوں میں سرگرداں وپریشان ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ وہ اسے کھانے پینے، شہوات ومعاصی اور یہاں وہاں تلاش کرتے ہیں، چنانچہ ان کو صرف تھوڑے سے وقفہ کے لئے کھوکھلی اور ظاہری سعادت ہاتھ آتی ہے، اور بھرپور مشقت اور لمبی عمر کے ضائع کرنے کے بعد حسرت واندوہ لئے لوٹتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے سعادت کے متلاشی ! آؤ ہم تمہیں سعادتمندی کا مختصر راستہ بتلاتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ کوشش اور وقت بھی فراہم کیئے دے رہے ہیں، وہ صرف اللہ کی طرف پلٹنے سے مل سکتی ہے، اور خود کو تمام اوامر کی بجاآوری اور تمام منہیات سے اجتناب کا عادی بنانے سے حاصل ہوگی، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾ النحل: ۹۷

(جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے)

نیز فرمایا: ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾ طه: ۱۲۴ ـ (اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”دنیا میں اس کی زندگی تنگ ہوگی، نہ تو اس کو اطمینان حاصل ہوگا، اور نہ ہی وسعت صدر، بلکہ اس کی گمراہی کی وجہ سے اس کا سینہ تنگ و کوتاہ ہو جائے گا، اگرچہ ظاہراً ناز و نعمت میں ہو، جو چاہے پہنے، جو چاہے کھائے اور جہاں چاہے رہے“(۱)

(۱) تفسیر ابن کثیر ۳/ ۱۶۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”زندگی صرف محبت کرنے والوں کی ہے جن کی آنکھیں ان کے حبیب کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں گی انہیں سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوگا، اس کی قربت سے وہ مانوس ہوں گے، اس کی محبت سے لطف اندوز ہوں گے، دل کے اندر ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو صرف اللہ کی محبت، اس کی جانب اقبال ورجوع کے ذریعہ ہی پُر ہوتا ہے، اس کی پراگندگی اس کے بغیر زائل نہیں ہوسکتی، اور جو شخص اس کو پانے میں کامیاب نہیں ہوا اس کی ساری زندگی رنج وغم حسرت وآلام کے سوا کچھ نہ ہوگی“(۱)

۳- محبت ومقبولیت:

(یہ مومن کے لئے دنیا ہی میں خوشخبری ہے) جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے، جو شخص اپنے نفس کی ایمان وتقوی اور عمل صالح پر تربیت کرتا ہے وہ اللہ کی محبت سے ہمکنار ہوتا ہے، یہ کتنا بڑا انعام ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”**وَلَا يَزَالُ عَبدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّه**“

(میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں)

---

(۱) مدارج السالکین ۳/ ۲۷۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بلا قصد وارادہ لوگوں کی محبت اور ان کی طرف سے عزت وتوقیر حاصل کر لیتا ہے، اس طرح کہ اللہ تعالی ان کے دل میں اس کے لئے مقبولیت پیدا کر دیتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ مريم: ٩٦۔

(بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کئے ہیں ان کے لئے رحمٰن محبت پیدا کر دے گا)

اور حدیث میں ہے کہ: "إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالَى العَبدَ نَادَى جِبرِيلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبّ فُلَانًا فَأَحْبِبهُ فَيُحِبّه جِبْرِيل فَيُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰه يُحِبّ فُلَانًا فَأَحِبّوهُ فَيُحِبّونه أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمّ يُوضَعُ لَه القَبول فِي الأَرْضِ"(١)

(اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہذا اس سے محبت کرو، تو اس سے جبریل محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ آسمان میں ندا لگاتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اس لئے اس سے محبت کرو پس اس سے آسمان والے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے)

---

(١) بخاری، مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی دلوں میں اس کی محبت اور ہیبت پیدا کر دیتا ہے، چنانچہ دل اس سے محبت کرتے ہیں، نفس اس سے راضی رہتے ہیں، اس کی جانب سے بغیر محبت کیے یا حصول محبت کے دیگر اسباب اپنائے بغیر مثلاً دوستی، رشتہ داری وغیرہ...... اسی طرح اس کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے اس کے دشمنوں کے دلوں میں رعب وہیبت طاری کر دیتا ہے۔

۴-کامیابی ودرستگی:

اللہ کے احکام پر ثبات قدمی اور اس کی اطاعت پر نفس کی تربیت کی برکت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روز مرہ کی زندگی میں کامیابی وکامرانی مقرر کر دیتا ہے، جن سے اس کا تعلق ہوتا ہے مثلاً: بیوی، اولاد، اہل وعیال، پڑوسی، رشتہ دار، یا دوست احباب، اسی طرح اس کے تجارتی معاملات اور علمی دروس وغیرہ......۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس انسان کی زندگی کسی دنیاوی نقصان وخسارے یا گناہوں میں واقع ہونے سے محفوظ ہوتی ہے، ہرگز نہیں، بلکہ وہ بھی ایک انسان ہے دوسرے لوگوں کی طرح اسے بھی کوتاہی غفلت ونسیان پیش آسکتا ہے، مگر دونوں میں بڑا فرق ہے، اس کی زندگی میں توفیق واصلاح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب ہے،اور دوسرے کی زندگی میں ناکامی اور کوتاہی غالب ہے۔

۵-ہر بری اور ناپسندیدہ چیز سے حفاظت:

چونکہ اللہ تعالی اس مسلمان بندے کو دنیا کی عام مصیبتوں اور زندگی کی ناپسندیدہ چیزوں سے اور شیطان وانسان کے برے ارادے سے اس کی حفاظت فرماتا ہے، یہاں تک کہ حیوانات اور کیڑوں مکوڑوں کی تکالیف سے بھی بچاتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کی توضیح میں فرماتے ہیں: "ان سے اللہ کا دفاع ان کی ایمانی قوت اور کمال کے مطابق ہوتا ہے، اور ایمان کی قوت وپختگی اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے، چنانچہ جس شخص کا ایمان کامل ترین ہوگا اور زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا اللہ کا اس سے دفاع کرنا اتنا ہی عظیم ہوگا(۱)۔

اسی طرح اللہ تعالی اس متقی اور تربیت یافتہ آدمی کے کان، آنکھ اور اس کی عقلی وجسمانی قوت کی حفاظت جوانی اور بڑھاپے دونوں میں کرتا ہے۔

ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جس نے اللہ کو اپنے بچپنے اور قوت کی

(۱) الوابل الصیب / لابن القیم ص ۷۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں یاد رکھا اللہ تعالی اس کی بڑھاپے اور کمزوری میں حفاظت کرے گا، اور اس کا قوت سماعت، بصارت، قوت وطاقت اور عقل بچائے رکھے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک عالم تھے جن کی عمر سو سے تجاوز کر چکی تھی ان کی قوت وعقل بحال تھی ایک روز انہوں نے زوردار چھلانگ لگائی کسی شخص نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ بڑھاپے میں یہ حرکتیں اچھی نہیں لگتیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ ان اعضاء کو ہم نے بچپن میں برائیوں سے محفوظ رکھا تھا اس لئے اللہ نے اسے بڑھاپے میں ہمارے لئے محفوظ رکھا ہے"(۱)

اس واقعہ سے اس حدیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا: "**احفَظِ اللّٰہَ یَحفَظَك، احفَظِ اللّٰہَ تَجِدہُ تجاھَك**"(۲)

(اللہ کو یاد رکھو اللہ تعالی تمہیں محفوظ رکھے گا، اللہ کو یاد کرو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے)۔

۶- وقت اور مال میں برکت:

بلاشبہ ہر انسان یومیہ چوبیس گھنٹے کا مالک ہوتا ہے، لیکن یہاں ایک انسان اور دوسرے انسان میں فرق ہے ایک شخص اپنے نفس کی تربیت کے لئے

(۱) جامع العلوم والحکم / للإمام ابن رجب الحنبلی ص ۱۶۳۔ (۲) ترمذی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرتا ہے تو اس وقت سے مفید اور نفع بخش کاموں میں استفادہ کرتا ہے، خود مستفید ہوتا ہے یا اپنی قوم کو مستفید کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص ہے جو بعینہ اتنے ہی وقت کا مالک ہے لیکن اسے ضائع کر دیتا ہے اور ایسے کام میں صرف کر دیتا ہے جس میں نہ تو اس کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی دوسرے کا، اب اگر دن کے اخیر حصہ میں آپ اس سے سوال کریں کہ اس نے کتنی نیکیاں اور بھلائیاں کی ہیں تو صفر ہی اس کا جواب ہوگا...... اسی طرح اس کی ساری زندگی کا حاصل ہوتا ہے۔

یہی حال مال کا بھی ہے، کہ ایک صالح آدمی اپنا مال رفاہی کاموں اور نیکی واحسان کے راستوں میں خرچ کر کے بہترین استفادہ کرتا ہے، اس کے برعکس دوسرا شخص برائیوں، گناہوں، شہوتوں اور لذتوں میں خرچ کرتا ہے جو دنیا میں بھی اس کے لئے وبال جان بنتا ہے مختلف امراض و مصائب سے دوچار ہوتا ہے یا اسے قید خانہ میں پہونچا دیتا ہے۔ اور آخرت میں تو وہاں کا حساب وجزاء اور عقاب الگ ہی ہے۔

۷-حالات و مصائب پر تحمل:

اللہ تعالی نے اس زندگی کو ایک ہی حالت یعنی صرف صاف شفاف،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالداری، عافیت سے بھرپور ہی نہیں بنایا بلکہ اس کے مختلف حالات ہوا کرتے ہیں اس کے راستوں میں بیشمار پریشانیاں، مشقتیں، متاعب و آلام بکھرے پڑے ہیں اور اس کی بہت ساری حکمتیں ہیں، مثلاً: یہ غیر مستقل حالات لوگوں کو اللہ تعالی کی جانب متوجہ ہونے پر آمادہ کریں، نیک اعمال میں کوشاں رہیں جس کے ذریعہ جنت کے طلبگار ہوں اور فردوس بریں میں انہیں راحت اور اطمینان حاصل ہو۔

چنانچہ صالح مسلمان ان مصیبتوں اور پریشانیوں میں متحمل خوش وخرم اور صابر وشاکر ہوگا کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ یہ اس کے گناہوں کو مٹاتے اور درجات بلند کرتے ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمْوَالِ وَالأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ البقرة:۱۵۵۔
(اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دید یجئے)

اور حدیث میں ہے: "عَجَباً لأَمرِ المُؤمِنِ إنّ أَمرَه كُلّه لَه خَير، وَلَيسَ ذَلِكَ لأَحَدٍ إِلّا لِلمُؤمِنِ — إِنْ أَصَابَتْه سَرّاءَ شَكَر فَكَانَ خَيراً لَه، وَإِن أَصَابَتْه ضَرّاءَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَبَرَ فَكَانَ خَيراً لَّه"(۱)

(مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے اس کا ہر کام اس کے لئے بھلا ہے، اور یہ صرف مومن کے لئے ہے، اگر اسے تونگری ملتی ہے تو شکریہ ادا کرتا ہے، تو یہ اس کے لئے اچھا ہوتا ہے، اور اگر اسے فقر وفاقہ لاحق ہوتا ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے)

۸- نفسیاتی امن کا احساس:

اس دنیا میں ہر انسان کو ہر چہار جانب سے خوف وہراس گھیرے ہوئے ہے، ہر طرف سے غم واندوہ کا غلبہ ہے، ذرا دیکھو تو سہی وہ ماضی کے بارے میں نہیں جانتا کہ اللہ نے اس کے لئے کیا فیصلہ کیا ہے اور مستقبل کا بھی اسے کوئی علم نہیں کہ اللہ اس کے لئے کیا فیصلہ کرے گا......! لیکن مومن بندے کو اس خوف وہراس کا احساس نہیں رہتا، نہ ماضی میں نہ حاضر میں اور نہ ہی مستقبل میں، کیونکہ اسے اللہ کی ذات سے اپنے تمام گناہوں کے بارے میں خواہ کتنے ہی بڑے ہوں اللہ کی رحمت و مغفرت اور معافی پر بھروسہ ہے اور اپنی روزی اور معیشت پر اطمینان ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ لوح محفوظ میں لکھا جاچکا ہے، وہ

(۱) مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی موت پر ایمان رکھتا ہے اسے یہ یقین ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی مقدم و موخر نہیں ہو سکتی وہ تمام شرعی اور کونی اسباب اپنانے کے بعد اللہ تعالی کی قضا وقدر پر ایمان رکھتا اور اس پر راضی و مطمئن رہتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس میں بھلائی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ الأحقاف: ۱۳۔

(بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ غمگین ہوں گے)

نیز فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَاناً مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ الفتح: ٤۔

(وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں)

"یہ سکون دل کی زندگی ہے، ایسا نور ہے جس سے وہ منور ہوتا ہے، اس کے لئے یہ بیداری کا سامان ہے اور ایسی قوت ہے جو پریشانیوں کے وقت اسے تقویت و عزیمت بخشتی ہے، اور مشکلات میں ثابت قدم رکھتی ہے، اور جزع فزع اور گھبراہٹ کے وقت نفس کو کنٹرول کرتی ہے اسی لئے اس سکینہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے"(۱)

اس حقیقت کی تاکید کے لئے ہم اسلاف کرام کی تاریخ سے ایک مثال پیش کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی سچی عبودیت اور مشقتوں کے وقت سکون نفس کی انوکھی مثالوں سے بھری ہے وہ یہ کہ جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ دمشق کے قلعہ کے اندر اپنے شاگرد رشید امام ابن قیم رحمہ اللہ کے ساتھ قید کردئے گئے اس وقت کے بارے میں ابن قیم رحمہ اللہ اپنے شیخ کے متعلق فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے دشمن میرے ساتھ کیا کرسکتے ہیں؟ میری جنت میرے سینے میں ہے، جہاں کہیں بھی جاؤں یہ مجھ سے جدا نہیں ہوتی، یہ قید میری خلوت ہے، میرا قتل مجھے شہادت کا درجہ عطا کرے گا اور اگر شہر سے نکال دیا جاؤں تو زمین میں سیاحت کروں گا!! جیل کے اندر وہ سجدے میں فرماتے تھے: "اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما"(۲)۔

انہوں نے ایک بار مجھ سے فرمایا کہ: "قیدی وہ ہے جس کا دل اس کے رب

(۱) مدارج السالکین / لابن القیم ۲/ ۵۰۷۔

(۲) الوابل الصیب من الکلم الطیب / لابن القیم ص ۶۶-۶۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے مقید ہو، اور محبوس زنداں وہ ہے جس کی خواہشات نے اسے قید کرلیا ہو۔

یہ وہ بعض وسائل ونتائج تھے جن کا تذکرہ ہوا۔

ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ ان کلمات کے ذریعہ ہر پڑھنے والے کو فائدہ پہنچائے، اور یہ سب خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو اور اپنی محبت وخوشنودی کا کام کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَآخِرُ دَعوَانَا أَنِ الحَمْدُ لِلّٰه رَبِّ العَالَمِين، وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عناوین | صفحہ

عناوین	صفحہ
تمہید	۳
تربیتِ ذات کا مطلب	۵
تربیتِ ذات کی اہمیت	۶
۱-خود اپنی حفاظت غیروں کی حفاظت سے مقدم ہے	۶
۲-اگر آپ بذات خود اپنی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسرا کون کریگا	۷
۳-حساب تنہا ہوگا	۸
۴-انسان خود کو بدلنے پر زیادہ قادر ہے	۹
۵-تربیت ذات ثبات قدمی واستقامت کا ذریعہ ہے	۱۰
۶-تربیت ذات دعوت میں انتہائی کارگر ہوتی ہے	۱۰
۷-معاشرہ کی اصلاح کا صحیح طریقہ	۱۱
۸-ذاتی تربیت کا امتیاز	۱۲
تربیت سے لاپرواہی کے اسباب	۱۳
۱-علم ومعرفت کی کمی	۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عناوین | صفحہ

۲- غرض وغایت کی غیر یقینی صورت حال ۱۳
۳- دنیا سے لگاؤ ۱۴
۴- تربیت کا غلط مفہوم ۱۵
۵- صاف ستھرے تربیتی مراکز کی کمی ۱۵
۶- مربیوں کی قلت ۱۶
۷- درازئ آرزو ۱۶
۸- سستی و آرام طلبی ۱۸
تربیتِ ذات کے طریقے ۱۹
پہلا طریقہ: محاسبہ ۱۹
دوسرا طریقہ: تمام گناہوں سے توبہ ۲۷
تیسرا طریقہ: حصول علم اور معرفت کی توسیع ۳۴
چوتھا طریقہ: ایمانی اعمال کی تطبیق ۳۸
پانچواں طریقہ: اخلاقی پہلو کا اہتمام ۴۷
چھٹا طریقہ: دعوتی شرکت ۵۳
ساتواں طریقہ: مجاہدہ ۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عناوین | صفحہ

آٹھواں طریقہ: اللہ کی بارگاہ میں سچی دعا و التجا ۶۴
تربیت ذات کے آثار و نتائج ۷۰
۱-اللہ کی خوشنودی اور جنت کی کامیابی ۷۰
۲-سعادتمندی اور اطمینان ۷۱
۳-محبت و مقبولیت ۷۳
۴-کامیابی و درستگی ۷۵
۵-ہر بری اور ناپسندیدہ چیز سے حفاظت ۷۶
۶-وقت اور مال میں برکت ۷۷
۷-حالات و مصائب پر تحمل ۷۸
۸-نفسیاتی امن کا احساس ۸۰
فہرست ۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التربية الذاتية

تأليف
عبدالله بن عبدالعزيز العيدان

ردمك: ٨-٥-٩٨٠٧-٩٩٦٠

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ